رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

# نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے۔ ۵ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ء | نمبر ۴۹

## یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں *

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| اردو کا قاعدہ | ۹پائی ار | سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی | ار | عقاید اسلامیہ | ۱۰ر |
| اردو کی پہلی کتاب | ار | سوالات لوقا کی انجیل پر | ″ | ینابیع الاسلام | ۸ر |
| اردو کی دوسری کتاب | ۲و۳ر | سوالات یوحنا کی انجیل پر | ″ | ہدایت المسلمین | ۸ر |
| اردو کی تیسری کتاب | ۳ر | زنانہ سیکنڈ ریڈر۔ گورمکھی | ۳ر | تحقیق الایمان | ۴ر |
| اردو کی چوتھی کتاب | ۴ر | گورمکھی قاعدہ | ۳پائی | تواریخ محمدی | ۴ر |
| رومن اردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا | ار | اسلام میں مسیح اردو | ۱۰ر | تعلیم محمدی | ۴ر |
| رومن اردو کی پہلی کتاب | ۲ر | خدائے اسلام | ۲ر | دین اسلام اور اسکی تردید از روئے اسلام | ۲ر |
| رومن اردو کی دوسری کتاب | ۳ر | ینابیع القرآن | ۳ر | ستیارتھ پرکاش درپن اردو | ۸ر |
| دیہاتی سوال وجواب | ۶ پائی | الکفارہ | ۸ر | سمپردائے | ۹ر و ۱۰ر |
| دیہاتی سوال وجواب پنجابی اردو حروف | ۹پائی | بائیبل یا قرآن | ۱۰ر | ویدوں کی تعلیم | ۱۰ر |
| ″ سوال وجواب رومن اردو | ۹پائی | مسیح ابن اللہ | ۲ر | حل مشکلات حصہ اول اردو | ۶ر |
| ″ سوال وجواب گورمکھی | ۹پائی | اشعار شیریں | ۲ر | تحقیق بائبل | ۴ر |
| شبد وغزلیں اردو | ار | میزان الحق | ۴ر | طالبان حق | ۹ر |
| شبد وغزلیں گورمکھی | ار | طریق الحیات | ۲ر | تواریخ بائبل | عہ |
| سوالات متی کی انجیل پر | ار | کشف القرآن | ۲ر | حیات مسیح | ۱۲ر |

# نئی کتابیں

**ہند میں سنڈے سکول** - من تصنیف ایڈورڈ لے آٹینٹ صاحب رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کے واسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لئے پُرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر رو ۸ر +

**صحت جسمی** } من تصنیف قاضی میر محمد - کوہنجی - فارسی اُردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب ہے جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیے +

**انجیل برنباس** } من تصنیف عبدالاحد از قاہرہ - کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی - پادری ٹسڈل صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں - قیمت ۲ر +

**مسیح کی تعلیم** } من تصنیف ڈاکٹر جے - ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جس کو ڈاکٹر ڈبلیو - ہیٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی اُردو - رومن بھی چھاپی گئی - قیمت ۴ر - اُردو ۸ر - اور ۱۲ر یہہ کتاب نہایت ضروری ہے ہر ایک مسیحی کو چاہیے کہ اِس کا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

**خاندانی فرائض** } ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر - ۸ر - ۱۲ر رومن اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکباد کی بہت ترقی پذیر ہو جاویں گی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صد ۴ گنی قیمتی ہے +

**ویدک شائستگی** - قیمت رومن اردو ۴ر +

**ویدوں کی اصل** - فارسی اُردو قیمت ۸ر +

**ذات وچار** - فارسی اُردو قیمت ۲ر +

**جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری** فارسی اُردو قیمت ۲ر +

**دائی گری** } من تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اردو ۸ر فارسی اُردو ۴ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے - ہر ایک گھر میں اِس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے - اسلئے ہر ایک خاندان میں اِس کی ایک جلد ہونی چاہیے +

**ہدایت تیمارداران** } یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دیجاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہے - ہر ایک گھر انہیں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اردو قیمت ۸ر یہہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے امید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہو جائیگی +

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۹ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں - ۱ - بعجیل سنگھ نمبر وار - ۲ - اسبادی ٹوکری - ۳ - سدیپک جیون - ۴ - پھرکی - ۵ - میں رنڈا پھر دا ہاں - ۶ - ایک کستی دی کتھا - ۷ - ذات ورن ۸ - سیونک کھا گئی +

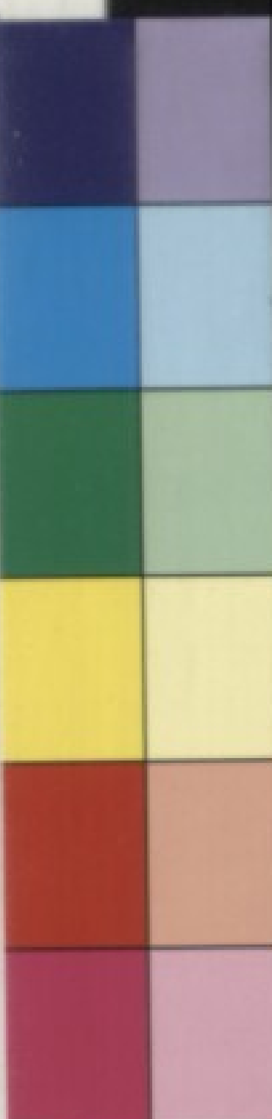
## دیگر کتابیں

| | | | |
|---|---|---|---|
| ابن حور اُردو | ۸ر + | شعاع نور حصہ اول ودویم | ۵ر |
| رامنس کروسو | ۱۲ر + | طیطس یا رفیق صلیب | ۸ر |
| طلائی شمعدان | ۴ر + | تحقیق الاسلام حصہ اول | ۲ر |
| مارکوپولو کا سفرنامہ | ۸ر + | مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی | ۲ر |
| روح سے معمور زندگی | ۴ر + | القاب مسیح | |
| طریق دعا | ۴ر + | بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے | ۴ر |

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی - گورمکھی حروف - ایم بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے - مجلد بورڈ - ۴ر +





# نورافشاں

لودیانہ - جمعہ ۵ دسمبر ۱۹۱۳ء

## فہرست مضامین



## گلدستہ اخبار

دریائے ہگلی میں ایک سٹیمر جاترا نامی چلیبلی سے کلکتہ جارہا تھا کہ اس میں آگ لگ گئی۔ مگر جاترا الارنس جوٹ ملس تک کھینچکر پہونچادیا اور آگ بجھادی گئی۔

گورنر جنرل صاحب بہادر کی کونسل کا اجلاس دہلی میں ہوگا۔

تبت کے معاملات کی بابت خط وکتابت کا مرکز شملہ کی بجائے دہلی ہوگا۔ جہاں پر ایلچیوں کے درمیان مزید بحث مباحثہ ہوگا

منگولین مشن لیسہ پول میں پہونچ گئی ہے۔ جہاں کورٹ کا قیام ہے۔

دنیا کا سب سے زیادہ بلند پرواز ترین جبکہ ایک نئے ہوائی جہاز کا امتحان کر رہا تھا تو پچاس فیٹ کی بلندی سے گر پڑا اور انجن کے نیچے دب کر فوت ہوگیا۔

بلجیم کے کونسل منسٹر نے چیمبر میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کانگو ربڑ کی برآمد پر جو محصول لیا جاتا ہے۔ اس کو بند کردینے اور ربڑ کی کاشت پر جو ٹیکس ہے اس کو کم دینے سے کل آمدنی میں ۲۵۰۰۰۰ فرانک کا گھاٹا پڑیگا۔

ٹی اینڈ نوحقان نے ہندوستان کے لئے ۵۰۰۰۰ پونڈ طلائی جہاز پر روانہ کردیے ہیں۔

لنڈن کا مشہور نجومی سر رابرٹ بال فوت ہوگیا ہے۔

ایک فرانسیسی تارپیڈو کشتی سیاسی نام جس پر فرنچ کونسل جنرل اور اس کے ہمراہی سوار تھے۔ جب دریا سے سرنگو واپس جارہا تھا تو ایک معمولی کشتی میں سے گذر رہا تھا کہ کان میں تصادم واقعہ ہوا جس سے بڑی تشویش پیدا ہوگئی۔ مگر نقصان کسی کو نہ پہونچا۔

۲۵ کے سہ پہر کو ہز اکسیلنسی لارڈ کارمیچل نے گورنمنٹ ہوس کے میدان میں اس غرض سے ایک دربار لگایا کہ کئی ایک جنٹلمینوں کو وہ خطابات دیں جو ویسرائے صاحب بہادر نے عنایت کئے۔

بورڈ آف اگریکلچر کا جلسہ کوئمباٹور میں ۸ دسمبر کو بصدارت سر جے میکنا فراہم ہوگا۔

پنجاب لان ٹینس چیمپین شپ ٹورنامنٹ ۲ فروری پیر کے روز لاہور میں شروع ہوگا۔

جاپان میں چاول کی فصل کے آخری تخمینہ سے معلوم ہوا ہے کہ اب کی ۴۸ ملین یعنی ۸ کروڑ ۴۸ لاکھ کوکو ہوگی۔ معمول سے ۴ فیصدی کم ہے۔

جاپانی بجٹ سائیکو کا کے پارٹی کے حوالہ کردیا گیا ہے۔ اس پارٹی نے نئے جہازوں کی تعمیر کے لئے تین سال تک تین ملین سالانہ اور ٹیکس کی امداد کے لئے ایک ملین منظور کرلیا ہے۔

اگرچہ جنوبی افریقہ میں سٹرائک کمزور ہوگئی ہے۔ تو بھی جن ہندوستانیوں نے اقرارنامے لئے ہوئے ہیں اور جو ۲۹ نومبر کو گرفتار کئے گئے تھے ان کی بابت تشویش تاحال پھیلی ہوئی ہے۔ اور ان میں سے بہت ہی لوگ آگے کی نسبت بھی زیادہ مستقل مزاج ہیں اور کام پر واپس آنا نہیں چاہتے۔

ہندوستانی شاعرہ مسز نائیڈو آج کل نرسنگ ہوم میں بیمار ہیں۔ ۲۰ دسمبر کو اس کا ایک سخت اپریشن ہونے والا تھا۔

۳۰ ماہ نومبر کی صبح پونی اور حیدرآباد کے سٹیشنوں کے درمیان نمبر ۳ اپیل اور نمبر ۳ ٹروپ سپیشل ٹرین میں گلبرگا سٹیشن پر تصادم ہوگیا۔ تین سپاہی مجروح ہوگئے مگر ان کی حالت ابتر نہیں ہے۔ لائن صاف کردی گئی اور دونوں ٹرینیں اپنے اپنے راہ روانہ ہوگئیں۔

لنڈن ٹائمز نے مسٹر اے رسول بیرسٹر کلکتہ کو [illegible] میں مبتلا کیا ہے۔ اس کی بنا پر مسٹر موصوف اخبار ٹائمز پر ہتک عزت کی نالش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

# تار برقی

۲۹ نومبر ڈربن۔ پولیس نے واویے المہوتی میں جہاں ہڑتال کا آغاز ہوا تھا ۱۳۰ ہندوستانیوں کو گرفتار کر لیا۔ اور زرولنڈ کی کوئیلوں کی کانوں میں بھی ایک سو آدمی گرفتار ہوئے ہیں۔ سات ہندوستانیوں نے گرے ٹاؤن میں ہڑتال کر دی ہے۔ جنرل سمٹس نے جوڈربن میں داخل ہو گیا ہے گیگ جنرل لکن چیف جسٹس تیس اور دیگر افسران کے ساتھ مشورہ کیا ہے۔

۲۹ نومبر پیٹر مارٹزبرگ۔ پی کے نیدو کمس۔ اور این جی نائیک جو ہندوستانیوں کے نہایت ہی سربرآوردہ شخص ہیں۔ اس جرم میں گرفتار کئے گئے ہیں کہ وہ معاہدہ شدہ ہندوستانیوں کو کام چھوڑ دینے پر ترغیب دے رہے ہیں۔ این۔ جی نائیک اس تقریر کے وسط میں گرفتار کیا گیا۔ جس میں کہ وہ ہندوستانیوں کو پرامن طریقوں سے مناسب مخالفت پر لگے رہنے کی ترغیب دے رہا تھا

۲۹ نومبر کیپ ٹون سر تھامس سمارٹ کی اس سرگرم اپیل کے جواب میں کہ وہ موجودہ زمانہ میں گورنمنٹ کو دق نہ کرنا چاہئے۔ پارٹی کانفرنس نے ہندوستانی سوال پر بحث کرنے سے انکار کیا ہے۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کی غرض سے جنوبی افریقہ کے معائنہ کرنے کے لئے گورنمنٹ ہند کے سفیر کو دعوت دینے کی خاطر جو تحریک کی گئی تھی وہ مطابق اس کے واپس لے لی گئی ہے۔ سر تھامس نے کہا ہے کہ واجب نہیں کہ گورنمنٹ خیال کرے کہ یونینسٹ اس لمحہ میں جبکہ شاید فیصلہ عنقریب ختم ہونے والا ہو گورنمنٹ کو دق کرنے کی خاطر کچھ کرینگے۔ اس نے کانگرس کو مجبور کیا ہے۔ اس کے متعلق کوئی رزولیوشن پاس نہ کریگے خواہ وہ کسی قدر ہی تکلیف دہ کیوں نہ ہوں۔

۳۰ نومبر روما۔ ایک ایکسپرس ٹرین روم سے نیپلز کو جاتی ہوئی سیگانو کے سٹیشن پر پائینٹس مین کی غلطی سے ایک مال گاڑی کے ساتھ کل ۲۹ نومبر کو ٹکرا گئی۔ تیسرے درجہ کے چھ مسافر اور خود پائینٹس مین ہلاک اور ۲۰ مجروح ہو گئے۔

۳۰ نومبر واشنگٹن۔ دی برٹش سٹرائیٹس میل کراؤڈ کرتے ہیں اگرچہ وہ سینیٹر افسر سے امریکن ایڈمیرل فلیچر کو اعلان دیا ہے کہ میں میکسیکو میں امریکن طاقتوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے اپنے آپ کو ماتحت بنانا چاہتا ہوں۔ دوستی کا یہ ثبوت واشنگٹن میں بڑے اطمینان سے قبول کیا گیا۔

۳۰ نومبر صوفیہ۔ شاہ فرڈینینڈ (بادشاہ بلغاریہ) وائنا میں مدت تک رہنے کے بعد واپس آ گئے ہیں۔ اور اس طرح سے ان افواہوں کا ابطال کر دیا ہے کہ وہ تخت کو ترک کر دینے والے ہیں۔ مسٹر اینگر نے بلغاریہ کی یہ تجویز منظور کر لی ہے۔ کہ میں بلغاری سپاہیوں کا جن کو یونان نے ابھی تک روک رکھا ہے ثالث بنوں۔ یونان نے ابھی تک ان تجاویز کا جواب نہیں دیا ہے۔

۲۹ نومبر سنگاپور۔ دی فیڈریٹیڈ ملایا شیس ۱۹۱۳ء میں ملایا جنگی جہازوں کے ۔ ڈیڑھ لاکھ اور قرضہ کے واسطے ڈپو دینے پر تیار ہے۔ وہ سیام کو بھی بطور ریلوے قرضہ دے رہے ہیں۔ اور ڈیڑھ لاکھ خاص ترقی کے کاموں پر خرچ کر رہے ہیں۔

۲۹۔ نومبر کلکتہ۔ اخبار بنگالی کے آفس میں کل صبح ایک بڑی سنسنی پیدا ہو گئی تھی۔ جبکہ اس کے ایڈیٹر آنریبل مسٹر سریندر ناتھ بنرجی نے ایک لفافہ کھولا۔ جس میں ایک موٹا سا کاغذ تھا جس پر کوئی سیاہ چیز سی ہوئی کا ایک غلاف تھا اور ساتھ ہی ایک خط تھا جس میں آنریبل موصوف کو اسبات کی دھمکی دی گئی تھی کہ وہ لیجس لیٹو کونسلوں اور دیگر عام معاملات سے ایک سال کے اندر اندر اپنا تعلق قطع کرے۔ لفافہ پر کراچی کی مہر لگی ہوئی تھی۔

---

# کلیسیا کی خبریں

بپٹسٹ مشنری سوسائٹی سر جارج میکالپائین اور پادری سی ای ولسن سکرٹری کو اس موسم سرما میں ہندوستان کا دورہ کرنے اور اس سوسائٹی کے مشنریوں کی سہ سالہ کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے بھیج رہی ہے۔ ان کا دورہ کولمبو۔ مدراس۔ اڑیسہ بنگال۔ شمالی ہند۔ پنجاب اور بمبئی میں ہوگا۔

---

ڈاکٹر لنکاسٹر اور ڈاکٹر واڈس جو ہر دو صاحبان مشنری ڈاکٹر ہیں آئندہ ماہ جنوری میں آل انڈیا میڈیکل سینٹری کانفرنس میں جو لکھنؤ میں منعقد ہوگی حاضر ہونگے

---

دہلی کے پادری اینڈریوز صاحب جنوبی افریقہ جاتے ہیں۔ آپ وہاں ہندوستانیوں کی موجودہ حالت کے متعلق ایک رپورٹ تیار کرینگے۔ ۲۷ نومبر کو دہلی سے روانہ ہو کر کلکتہ گئے اور ۳ دسمبر کو بذریعہ جہاز ڈربن جائیں گے۔

---

شہر چانگ شو واقعہ چین کے مسیحیوں نے افیوں نوشوں کی پناہ کے لئے ایک بہت عمدہ انتظام کیا ہے۔ تاکہ جو لوگ اس بلا میں پھنسے ہیں۔ ان کو پناہ دیں اور ان کا معالجہ کریں اس کی امداد وہاں کے حکام بھی کر رہے ہیں۔

---

۲ دسمبر ڈربن۔ بیٹی کے کارخانوں میں اب امن ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ ساحل اضلاع میں ہڑتال کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ مگر صحیح واقعات کا معلوم کرنا دشوار ہے۔





# ایڈیٹوریل نوٹس

## مسیح زندگی کا چشمہ ہے

مدت سے سائنس اس امر کی تحقیق میں تھا کہ زندگی کا چشمہ کیا اور کہاں ہے۔ اس سوال کے جواب میں دو باتیں پیش کی گئیں اول یہ کہ زندگی سے زندگی آتی ہے یعنی مادہ سے علیحدہ کوئی ایسی زندگی موجود ہو جس سے ساری جاندار اشیا زندہ ہیں اور اس زندگی کے چشمہ کے باہر زندگی کی تلاش نہ صرف بے سود بلکہ احمقی ہے۔ دوم یہ کہ خود مادہ میں زندگی موجود ہے۔ اور کہیں باہر سے اس میں زندگی نہیں آتی تمام زندہ اشیا کی زندگی اسی مادہ سے منصۂ ظہور پر آئی ہے۔ جس سے اشیا بنی ہیں۔ سائنسدانوں نے اس موخر الذکر مسئلہ کا تجربہ اور مشاہدہ کیا۔ اور یہی نتیجہ برآمد کیا کہ زندگی خود مادہ ہی میں موجود ہے۔ مگر اس کے برعکس اول الذکر خیال والوں نے اپنے تجربہ سے ثابت کر دیا کہ یہ خیال غلط ہے۔ اور اس فیصلہ کن نتیجہ پر پہنچ گئے۔ کہ مادہ در اصل مردہ ہے۔ اور مردہ مادہ سے زندگی پیدا ہونی ناممکن ہے۔ اور اب ہر شخص اس حقیقت کو جانتا اور تسلیم کرتا ہے کہ زندگی کیساتھ مس کرنے ہی سے زندگی پیدا ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ گزشتہ زمانہ کے پروفیسر ہکسلی صاحب نے بھی یہ فیصلہ دے دیا تھا کہ زندگی سے زندگی پیدا ہونے کا مسئلہ زمانہ حال میں تمام شعبوں میں فتحمند ہے۔ عین یہی حالت مذہبی روحانی دنیا میں بھی دو رسال گزرے کہ موج تھی۔ ایک طرف یہ سوال پیش تھا کہ زندگی کسی پیشیں ہست زندگی سے آتی ہے۔ اور دوسری طرف کہ یہ روحانی زندگی انسان میں خود بخود پیدا ہو جاتی ہے یعنی کہ آدمی رفتہ رفتہ بہتر بنتا جاتا ہے۔ تا وقتیکہ وہ ایک عرصہ میں مذہبی فطرت کی خاصیت تک پہنچ جاتا ہے۔ جو روحانی قانون کے نام سے موسوم ہے۔ یعنی یہ زندگی خارج سے انسان میں نہیں آتی۔ بلکہ وہ طبعی انسان کا معمولی اور مناسب انکشاف ہے۔ مگر یہ تعلیم از سر نو پیدا ہونے کی کل تعلیم کے خلاف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ روحانی زندگی زندہ روح کی بخشش ہے۔ روحانی انسانیت طبعی انسانیت کا کوئی بھی انکشاف یا ترقی ہرگز نہیں ہو "نیا مخلوق" ہے "جو نئے سرے سے پیدا ہوا ہے" یعنی جیسا کہ اصل یونانی میں ہے "جو اوپر کی طرف سے پیدا ہوا ہو (یوحنا ۳: ۳ و ۷) اور اسی کو پانی اور روح سے پیدا ہونا یا "روح سے پیدا ہونا کہا گیا ہے۔ (دیکھو ایضاً ۵ و ۶ آیات) ہمارے حالات اور گرد و نواح کی اشیا کے ہمارے ساتھ تعلقات بھرائی ذہنی طاقت یا کوئی تہذیب کی ترقی کسی متفردہ انسانی روح کے اندر روحانی زندگی ہرگز پیدا نہیں کر سکتی۔ روحانی دنیا اور اس کے قوانین اور اثرات اس دیدنی دنیا اور اس کے قوانین اور اثرات سے بالکل پرے اور بلند و بالا ہیں۔ کوئی درمیانی کڑی آج تک بنی نوع انسان کو معلوم نہیں جو ان دونوں دنیاؤں اور ان کے قوانین اور اثرات کو باہم جوڑنے والی ہو۔ مسیح خداوند نے اس بات کا پورا فیصلہ کر دیا ہے "میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہوں جب تک کوئی آدمی پانی اور روح سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جو جسم سے پیدا ہوا ہے جسم ہے اور جو روح سے پیدا ہوا ہے روح ہے"۔ (ایضاً ۵ آیت)۔

یہاں کسی قانون کی طرف اشارہ نہیں کیا گیا کہ اگر فلاں شرط پوری نہ کی جائے تو طبعی آدمی خدا کی بادشاہت میں داخل نہ ہوگا۔ بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ جب تک وہ زندگی اوپر سے نہ آوے تب تک وہ خدا کی بادشاہت میں داخل نہ ہو سکیگا یعنی جب تک آدمی اس روحانی دنیا کے قانون سے موثر نہ ہو جو اس مادی دنیا سے اوپر ہے تب تک آدمی اپنی طبعی حالت میں اور طبعی قانون کے زیر اثر ہو کر خواہ وہ کتنا ہی شخص اور ترقی یافتہ ہو گیا ہو خدا کی بادشاہت یعنی روحانی دنیا میں داخل نہیں ہو سکتا۔ کلام تو یہ حیات کے اس روحانی قانون کی بابت یہ فرماتا ہے کہ "جس کے پاس بیٹا ہے اُس کے پاس زندگی ہے۔ اور جس کے پاس خدا کا بیٹا نہیں اُس کے پاس زندگی بھی نہیں" (۱ یوحنا ۵: ۱۲) یعنی زندگی کیساتھ مس کرنے سے تصرف حاصل کرنے سے زندگی پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ "اُس میں زندگی تھی اور وہ زندگی آدمیوں کا نور تھا" (یوحنا ۱: ۴) اور مسیح میں جو زندگی ہے وہ باپ سے ہے۔ جیسا کہ مسیح نے فرمایا ہے کہ "جس طرح باپ اپنے آپ میں زندگی رکھتا ہے اسی طرح اس نے بیٹے کو بھی یہ بخشا کہ اپنے آپ میں زندگی رکھے" (یوحنا ۵: ۲۶) اس زندگی کے ساتھ مس رکھنے سے ہم زندگی حاصل کر سکتے ہیں خدا زندگی ہے۔ مگر انسان چونکہ مادی ہے۔ اور عنصر کثیف میں ہے تو وہ اس زندگی سے ملحق نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے انسان اور خدا کو ملانے کے لئے تاکہ انسان میں زندگی آ جائے اُس نے اپنے کلمہ کو دنیا میں اس مادی جسم کی صورت میں بھیجا اور اس کے اندر اپنی زندگی رکھدی تاکہ لوگ اس سے مل کر زندگی حاصل کریں۔ اس کلمہ کی زندگی سے ملانیوالی کڑی وہ ایمان ہے جو نیز خدا کی بخشش ہے اور اسی کے ذریعہ سے کلمہ کے ساتھ انسان کا تصرف اور الحاق ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے "جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے۔ لیکن جو بیٹے کو نہیں مانتا زندگی کو نہ دیکھیگا۔ بلکہ اس پر خدا کا غضب رہتا ہے" (یوحنا ۳: ۳۶) یہاں ہم ایک ترتیب دیکھتے ہیں کہ خدا اور انسان کے درمیان ملانے والی کڑی یا زندگی کو جاری کرنے والی نالی مسیح ہے۔ خدا سے زندگی مسیح میں آئی اور مسیح سے ہم میں آتی ہے۔ صرف ضرورت ہے کہ آدمی اسی طرح مسیح کے ساتھ ایک ہو جس طرح مسیح باپ کے ساتھ ایک ہے اسی واسطے خداوند مسیح نے یہ دعا کی "وہ جلال جو تو نے مجھے دیا ہے میں نے انہیں دیا ہے تاکہ وہ ایک ہوں جیسے ہم ایک ہیں۔ میں اُن میں اور تو مجھ میں تاکہ وہ کامل ہو کر ایک ہو جاویں" (یوحنا ۱۷: ۲۲ و ۲۳) یہ ہے روحانی اور جسمانی زندگی کا چشمہ۔ جو شخص روحانی زندگی کا خواستگار ہے وہ آئے اور آب حیات اس حیات کے چشمہ سے مفت میں لے یہی وہ جلال ہے جو خدا باپ نے مسیح کو دیا اور مسیح نے اپنے شاگردوں کو دیا پس جو شخص روحانی زندگی کا محتاج اور خواستگار ہے لازم ہے کہ وہ مسیح پاس ایمان سے آئے اور اُس میں قائم ہو اور اس میں اسی طرح ایک ہو جس طرح وہ اور باپ ایک ہیں۔

---

## گورنمنٹ ہند کی عنایت ہندوستانی مسیحیوں پر

ناظرین نور افشاں اور تمام ہندوستانی مسیحیوں سے یہ خبر بڑے مسرت اور طمانیت سے سنی جائیگی کہ گورنمنٹ پنجاب

کی جانب سے پنجاب گورنمنٹ گزٹ تاریخ ۱۰ نومبر ۱۹۱۳ء میں یہ مشتہر کیا گیا ہے کہ (۱) گوجرانوالہ و لائل پور کے اضلاع میں جو دیسی مسیحی بود و باش کرتے ہیں اور زراعت کر رہے ہیں وہ آئندہ ایک فرقہ زراعت پیشہ شمار ہونگے (۲) بموجب فقرہ (۲) پنجاب گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر ۶۳ دفعہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء یہ فرقہ دیگر زراعت پیشہ فرقوں سے علیحدہ اور جداگانہ سمجھا جائیگا اور دیگر اقوام کے ساتھ مخلوط نہ کیا جائیگا۔ ہم تمام ہندوستانی مسیحی اپنی سرکار دولتمدار اور مہربان گورنمنٹ پنجاب کے دل سے شکرگزار اور خوش ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے عزیز بیٹے خداوند یسوع مسیح کے نام اور اس کی شان کی خاطر ہماری گورنمنٹ کو تا ابد ہندوستان میں قائم اور مضبوط رکھے اور تمام دنیا میں اس کا راج اور تیج دن دونا اور رات چوگنا۔ اور اس کے اقبال کا ستارہ فرقدا سے بھی بلند اور تاباں رہے اور ہم صرف ہم ہی نہیں بلکہ تمام قومیں جو اس کے راج میں ہیں اس کے سایہ عاطفت اور ظل عاطفت کے نیچے ہمیشہ امن اور آزادگی اور خوشی کے ساتھ اپنے ایام بسر کریں اور اپنی مہربان گورنمنٹ کے لئے شب و روز دست بدعا ہیں۔

ہم اس موقعہ پر اس امر کو بھی ظاہر کرنا مناسب اور ضروری سمجھتے اور اپنی مہربان گورنمنٹ کی توجہ اس طرف مبذول کرتے ہیں کہ ہم تمام ہندوستانی دیسی مسیحیوں کی ترقی اور بہبودی صرف موجودہ گورنمنٹ کی خیرخواہی اور نمک حلالی اور تابعداری ہی پر منحصر ہے۔ کیونکہ صرف انگریزی گورنمنٹ کا یہ خاص اصول ہے۔ کہ گرے ہوؤں کو اٹھا دے۔ کمزوروں کو زور دے۔ کنگالوں کی حالت کا سہارا کرے۔ جاہلوں کو علوم و فنون اور صنعت و حرفت کی دولت پانے والے غنی کرے۔ اور نیز آدم کو ناداری اور تکالیف کے چاہ سے نکالے اور آرام بخشے۔ غرضیکہ اس قسم کی گورنمنٹ ہندوستان میں زمانہ سلف سے نہ کسی اور نہ کبھی گئی ہے۔ اور نہ ہی تواریخ سے ظاہر ہے کہ اگلے سلاطین نے اپنی رعایا کی بہبودی اور آزادگی اور آسائش اور ترقی کے لئے ایسے انتظام کئے اور سامان مہیا کئے جو موجودہ گورنمنٹ نے کئے اور کر رہی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہر ایک ہندوستانی مسیحی ان تمام عنایات کے لئے گورنمنٹ عالیہ پنجاب کا ممنون اور شکرگزار ہے اور ساتھ ہی اس امر کے اظہار سے ہم بھی نہیں رک سکتے کہ ہندوستان کی غیر مسیحی اقوام کے ساتھ ہم دیسی مسیحیوں کو کوئی مصالحت بجز وہ نہیں ہے اور نہ ہی ہم ان کے کسی پولیٹیکل تحریک میں شریک ہو اور حصہ لے سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ بمنزلہ خودکشی ہوگی۔

مزید برآں ہم اپنی مہربان گورنمنٹ کو اس طرف توجہ دلاتے ہیں کہ سوائے اضلاع لائل پور اور گوجرانوالہ کے پنجاب کے دیگر اضلاع میں بھی اسی قسم کے زراعت پیشہ ہندوستانی مسیحی بکثرت رہتے ہیں جن کی حالت نہایت ابتر اور بے سروسامانی کی ہے وہ بیچارے ایسے ہیں کہ دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا کی مثل ان پر صادق آتی ہے۔ بہت سے ایسے مسیحی ہیں جو دیہات میں غیر مسیحی زمینداروں کے ساتھ زراعت پیشہ ہو کر ان کی خدمت کر کے گذران کرتے ہیں۔ اُن کے پاس کوئی زمین کا قطعہ نہیں ہے بڑی مصیبت کے ساتھ زمینداروں سے زمین بھاری بھاری معاملوں اور حصوں پر لیکر کاشت کرتے اور اپنا اپنے بال بچوں کا پیٹ پالتے ہیں۔ اس کی خاطر ان کو زمینداروں سے آئے دن سخت تکالیف برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ ایسی حالت میں وہ سب کے سب سرکار سے اس کی عنایت کے امیدوار ہیں ہم اپنی مہربان گورنمنٹ سے بہ ادب ملتجی ہیں کہ وہ ان کی ان تکالیف کی طرف شاہانہ التفات سے نظر عنایت کرے اور ان کو بھی اسی قسم کے حقوق اور عطیہ دیکر ان کی مصیبت دور کرے اور ان کو بھی اپنا احسان مند اور گرویدہ بنائے تاکہ وہ بھی سرکاری فیضان سے مستفیض ہو کر سرکار انگلشیہ کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں حال سے بھی زیادہ یاد کرتی ہے۔

---

## مینپوری میں دیانندیوں کی کامل شکست

کسی گزشتہ پرچہ میں مسٹر دھرم پال کے مینپوری جانے کا نوٹ دیا جا چکا ہے۔ چنانچہ وہ ۲۵ نومبر ۱۹۱۳ء کو مینپوری پہنچے۔ جہاں پر کہ ڈپٹی کلکٹر سید احمد حسن صاحب کی کوٹھی پر ان کی رہائش کا انتظام کیا گیا۔ مسٹر دھرم پال نے دیانندیوں کو ونیادی سوسائٹی ہونے کا چیلنج دیا جس کو قبول کرنے سے دیانندیوں نے قطعی انکار کر دیا دوسرے روز آپ نے تناسخ کے بارے میں لیکچر دیتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ تناسخ کا ماننے والا کسی صورت میں بھی خدا پرست نہیں ہو سکتا اس پر بھی دیانندیوں کو مباحثہ کے لئے چیلنج دیا گیا۔ مگر دیانندیوں نے قطعی انکار کر دیا۔ تیسرے روز آپ کا وید ون پر لیکچر ہوا جس میں آپ نے ثابت کیا کہ وید خدا کا کلام نہیں ہے۔ اور دیانندیوں کو مباحثہ کے لئے چیلنج دیا۔ لیکن اس پر بھی دیانندیوں نے قطعی گریز کیا تین لیکچروں کے بعد مسٹر دھرم پال نے مین پوری سے چلنے کا ارادہ کیا۔ ان کے اس ارادہ کو دیکھ کر دیانندیوں کو کسی قدر ہوش آیا۔ اور یہ جان کر کہ مسٹر دھرم پال اب مزید یہاں سے چلے جاوینگے۔ اور بحث کرنے کا وقت نہیں نکال سکینگے اُنہوں نے ایک چھوٹا سا نوٹس اس مضمون کا شائع کر کے تقسیم کر دیا کہ اگر مسٹر دھرم پال کسی مذہبی مضمون پر بحث کرنا چاہیں تو ہم تیار ہیں۔ چنانچہ اس نوٹس کے ملتے ہی مسٹر موصوف نے مینپوری سے چلنے کا ارادہ ملتوی کر کے فوراً دیانندیوں کو بذریعہ خط مطلع کیا کہ تمہارا چیلنج منظور ہے۔ بحث اس بات پر ہوگی کہ سوامی دیانند کے نقطہ خیال سے وید خدا کا کلام نہیں ہو سکتا جس وقت چٹھی دیانندیوں کے پاس پہونچی ان کے ہوش اڑ گئے اور انہوں نے اس کا یہی جواب دیا کہ ہم اس مضمون پر بحث کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ تو سمجھنا چاہئے کہ آپ نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ سوامی دیانند کے نقطہ خیال سے وید خدا کا کلام نہیں ہو سکتے۔ پس جب یہ حالت ہو تو میرا دعوٰے ثابت ہو گیا۔ مسٹر موصوف کی اس چٹھی کا دیانندیوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ بلکہ سماج کے پردھان اور چند دیگر سبھاسد مسٹر موصوف کے پاس پہونچے۔ وہ کہنے لگے کہ آپ دو دن تک ہمارے ہاں ٹھہرئیے کیونکہ گو آپ ہمارے ہی ہیں کیا ہوا آپ کے اور ہمارے درمیان اختلاف رائے ہے۔ مگر مسٹر موصوف نے ان کے مکان پر ٹھہرنے کی بجائے پادری میکلین صاحب کے مکان پر جو کہ سماج مندر کے متصل تھا ٹھہرنا مناسب سمجھا لیکن اس تمام عرصہ میں بار بار تاکید کرنے کے باوجود بھی دیانندیوں نے کسی مسلہ پر بحث کرنے کی آمادگی ظاہر کی۔ ہاں شنکا سمادھان کے موقع پر مسٹر دھرم پال نے نیوگ کے خوب بخیے اُڑا دیئے اور ساتھ ہی لوگوں کو ستیارتھ پرکاش کی [illegible] ۔۔۔ نیوگ سے متنفر ہو گئے اس طرح مینپوری میں آریوں کو مسٹر دھرم پال کے مباحثہ پر قطعی شکست فاش ہوئی۔ اس شکست فاش کا مفصل حال تحریری موجود ہے جو کوئی دو دو پیسے کا ٹکٹ بھیج کر طلب کر سکتا ہے۔





## ارجن گوکرشن اپدیش

پیارے ناظرین! کچھ دنوں سے ہم نے اس بات کا پرن کرلیا ہے کہ سوامی دیانند اور اُن کے مقلدوں کی زہر آلودہ تعلیمات جو قاطع روحانیت بنی نوع انسان ہیں وقتاً فوقتاً ناظرین نورافشاں پر ظاہر کرتے رہا کریں گے۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں ۱۴ نومبر کے نورافشاں میں سوامی دیانند اور ستیارتھ پرکاش پر ایک نوٹ شائع کیا تھا۔ ہمارے معاصر ارجن نے اس مضمون پر کچھ خامہ فرسائی کرتے ہوئے ایشور کی ذات و صفات کو پیش کر کے اور ٹیکل بیان کر کے ہم کو معمولی عقل اور دماغ کے آدمیوں میں شمار کیا ہے۔ اور اپنے آپ کو غیر معمولی عقل اور دماغ کے آدمیوں میں شامل کرتے ہوئے اور نیز اپنے آپ کو اعلیٰ درجہ کے منطقی اور ماہر الٰہیات جتاتے ہوئے ہماری چند دلائل کے جواب دینے کی بھی کوشش کی ہے۔ ہمیں کو پڑھ کر تو ہم حیران تھے کہ نہ معلوم کیسے عجیب و غریب غیر معمولی دماغ و عقل سے ہمارا پالا پڑنے والا ہے۔ مگر جوابوں کو دیکھ کر حقیقت معلوم ہوئی غیر ممکن ہے کہ آپ کے خیال میں ہمارا خیال درست نہ آیا ہو۔ اور آپ کو اُس کا کچھ اور خیال بندھ گیا ہو۔ اس لئے ہم کرشن کی ماتہ ارجن کے متعلق ہو کر جواب الجواب کا اپدیش کرتے ہیں۔ اور فیصلہ ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔

**جواب**۔ اوّل تو آپ کا یہ خیال غلط ہے کہ بادشاہ جس کو چاہے بلا وجہ مروا سکتا ہے۔ حضرت من! دنیا کی کوئی بھی طاقت کسی جاندار کو مار نہیں سکتی۔ تاوقتیکہ اس جاندار کی زندگی ہی ختم ہو گئی ہو۔ دنیا میں جس قدر جاندار ہیں ان سب کی عمریں ان کے سابقہ اعمال کے مطابق مقرر کرنے والا ایشور ہے۔ لہٰذا کوئی شخص کسی کو مار نہیں سکتا۔ اور ہر ایک جاندار کا مرنا قدرتی ہے تو جانداروں وغیرہ کو مارنا پاپ میں داخل نہیں ہے۔ چونکہ آپ یقیناً ایسا اعتراض کریں گے اس لئے آپ کو بتایا جاتا ہے کہ ہر ایک انسان فعل کرنے میں آزاد ہے آزاد کی یہ تعریف ہے کہ وہ اُلٹا کرے سیدھا کرے۔ کرے یا نہ کرے۔ جس میں یہ تعریف پائی جائے۔ اس کو آزاد کہتے ہیں۔ چونکہ انسان آزاد ہے اس لئے وہ کسی جاندار کو مار سکتا ہے۔ مگر اس وقت جبکہ اس جاندار کی عمر ختم ہو گئی ہو۔ لیکن اس صورت میں بھی مارنے والا انسان پاپ کرتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ نہ مارتا تو مرنے والے کی موت کے اور بیت سے سبب تھے؟

**جواب الجواب**۔ بندہ نواز ہم نے امکان کو سمجھانے کے لئے بادشاہ کی مثال بیان کی تھی لیکن بجائے اس کے کہ آپ ہماری مثال کو دُشمن درستی ثابت کرتے آپ نے اپنا پلہ چھوڑانے کے لئے اصل مثال کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر آپ کی یہ سب کوشش لاحاصل اور فضول ہے۔ آپ کا یہ فرمانا کہ ہر جاندار کی زندگی اُس کے سابقہ اعمال کی وجہ سے مقرر ہے۔ اس لئے اس کو کوئی مار نہیں سکتا۔ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اعمال سابقہ سے جانداروں کی زندگی کا مقرر ہونا آپ کے نزدیک مسلم ہو تو ہو۔ مگر ہمارے نزدیک غیر مسلم ہے تو پھر ہم کو قائل کرنے کے لئے ایک ایسا ثبوت پیش کرنا کہ جو خود ہمارے نزدیک محتاج ثبوت ہے۔ مشاہدہ نہیں تو اور کیا ہے۔ بالفرض محال اگر تھوڑی دیر کے لئے آپ کی مسلمات کو بھی مان لیا جائے تو بیشک آپ پر یہ اعتراض وارد ہوگا کہ جب کوئی شخص کسی جاندار کو مار نہیں سکتا۔ اور ہر جاندار کا مرنا قدرتی ہے۔ تو جانداروں کا مارنا پاپ میں داخل نہیں۔ آپ نے ہماری وکالت کر کے اعتراض تو قائم کر دیا۔ مگر جواب آپ سے نہیں بن پڑا۔ اور جو جواب آپ نے گھڑا ہے۔ اُس میں "دیگھات دوش" ہے۔ کیونکہ ایک طرف تو آپ کہتے ہیں "کہ کوئی طاقت کسی جاندار کو مار نہیں سکتی"۔ اور دوسری طرف یہ فرماتے ہیں۔ "کہ چونکہ انسان آزاد ہے اس لئے وہ کسی جاندار کو مار سکتا ہے"۔ رہا آپ کا یہ ڈھکوسلہ کہ "اُس وقت جبکہ اُس جاندار کی عمر ختم ہو گئی ہو"۔ یہ یوں باطل ہے کہ جس حالت میں مرنا اور مرنا الٹا کرنا اور سیدھا کرنا ہر دو مرنے والے کے اعمال سابقہ کی وجہ سے ہیں۔ اور اعمال سابقہ کا پھل ایشور دیتا ہے۔ تو پھر انسان کیسے اُس فعل کا ذمہ دار ٹھہر سکتا ہے۔ انسان اپنے اعمال کا ذمہ دار اس صورت میں ہو سکتا ہے پس کسی جاندار کو مارنا داخل پاپ نہیں۔ اور ہر شخص بہ رضی خود کسی جاندار کو مار سکتا ہے۔ علاوہ ازیں اس کے ضمن میں ایک اور انوکھا اصول آپ نے ظاہر کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے "کہ اگر وہ نہ مارتا تو مرنے والے کی موت کے اور بہت سبب تھے"۔ حضرت سلامت یہ بھی آپ کی خوش فہمی کا نتیجہ ہے۔ یاد رہے کہ جہاں ہر جاندار کی زندگی اس کے اعمال سابقہ سے مقرر ہے۔ وہاں اسباب موت بھی بوجہ اعمال سابقہ مقرر ہوتے ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ ایک بکرا قصائی کے ہاتھ سے مارا جاتا ہے۔ اور دوسرے نہیں مرتا۔ درحالیکہ موت کے دونوں اسباب موجود ہیں۔ پس یاد رہے کہ جو شخص کے خیال میں زندگی بوجہ اعمال سابقہ مقرر ہوئی۔ اسی شخص کے خیال میں باعث موت بھی اعمال سابقہ سے مقرر ہوگا۔ اور جو اس سے انکار کریگا اس کو اُس سے بھی انکار کرنا پڑے گا۔

**جواب**۔ لیکن پرماتما اس کی طرح آزاد نہیں بلکہ پرماتما کی جس قدر صفات ہیں تبدیل نہیں ہوتی۔ لہٰذا پرماتما کی نسبت یہ کہنا کہ وہ آزاد انسان کی طرح جو چاہے کرے ہرگز درست نہیں؟

**جواب الجواب**۔ اگر پرماتما آزاد نہیں تو مجبور ہوگا چونکہ یہ ہر دو امور متناقض ہیں اور نقیض کا اجتماع اور ارتفاع محال ہوتا ہے۔ اس لئے ان دونوں میں سے ایک کا خدا پر اطلاق کرنا ضرور پڑیگا۔ خدا کی صفات دو قسم کی ہیں۔ ایک ذاتی اور دوسری اضافی۔ ذاتی قدیم ہے۔ اور اضافی حادث۔ مگر اضافی کے حادث ہونے سے خدا کی ذات حادث نہیں ٹھہرتی۔ اگر خدا میں اضافی صفات نہ مانی جائیں۔ بلکہ سب کو ذاتی تسلیم کر لیا جائے تو چاہئے کہ خدا کا خالق اور رازق ہونا کبھی ایک عرصہ کے لئے (یعنی مہاپرلے کے عرصہ کے لئے) معطل ہو جاتا ہے جو اس صورت میں خدا کی ذات کو متغیر ماننا پڑیگا اور یہ آپ کے اصول کے خلاف ہے۔

**جواب**۔ "اگر آپ کی مسبات کو درست مان لیا جائے تو کہنا پڑتا ہے کہ جس کام کو کوئی کر ہی نہیں سکتا۔ اس کی بابت یہ کہنا کہ وہ کر سکتا ہے کہاں کی عقلمندی ہے"؟

**جواب الجواب**۔ آپ ذرا ایمانداری سے کام لیں تو بہتر ہے ہم نے کب کہا ہے کہ وہ ایسا کر نہیں سکتا۔ ہمارے کہنے کا تو یہ مطلب ہے کہ وہ کر سکتا ہے۔ یعنی اس میں کرنے کا امکان موجود ہے۔ مگر نہیں کرتا۔ اسی بات کو ظاہر کرنے کے لئے ہم نے بادشاہ کی مثال پیش کی تھی۔ جس سے پلہ چھڑانے کے لئے اب آپ اس قدر باتیں بنا رہے ہیں

باقی دارد

---

# مراسلات

## قیامت آگئی

ہم تو بار بار سر پٹک رہے چیختے چلاتے رہے۔ متنبہ کرتے کراتے رہے کہ یارو توبہ کرو توبہ کرو۔ کیونکہ قیامت نزدیک ہے۔ یوم الحشر سر پر ہے۔ آخر تو بس دروازے پر ہے۔ مگر کسی کے کان تک یہ صدا نہ پہونچی۔ اگر پہونچی بھی ہو وے تو سر گھماکر الگ ہو گئے۔ آپ نے ہماری بات کا یقین تو کرنا ہی نہیں۔ کیونکہ آپ کا مقولہ تو یہ ہے

دروغ مصلحت آمیز بہ کہ از راستی فتنہ انگیز

ہمارا تو ایمان ہے کہ قیامت آنے والی ہے۔ آپ کا بھی ایمان ہے ہم کہتے ہیں کہ قیامت قریب ہے آپ توجہ نہیں دیتے۔ آپ کی ایک حدیث ہے کہ قرب قیامت آفتاب مغرب سے نکلیگا۔ کیوں ہے۔ یا نہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ جب نکلیگا تو دیکھا جائیگا۔ آپ تو مشرق کے رہنے والے ہیں تو آپ کا مشرقی سورج مغرب میں کئی گھنٹے بعد طلوع ہوتا ہے۔ آپ کو کیا پتہ کہ مغرب میں سورج نکل آیا ہووے۔ مغرب کا سورج دیکھنے یا مغربی سورج کو کھینچ کر نکالنے کے واسطے خواجہ کمال الدین صاحب مرزائی مغرب میں پہونچے ہوئے ہیں تاکہ مخالفان مرزا کے واسطے قیامت برپا کردیں۔ خوب ہمت کی ہے۔ بس قیامت مشرق میں آئی کہ آئی۔ مغرب میں تو آچکی۔ کیونکہ وہاں سورج دکھائی دیدیا۔ مغربی قیامت کا ذرا سا دھکا ۲۰ نومبر کو دارالسلطنت لاہور میں بذریعہ اخبار پیغام صلح مرزائیوں کو لگ چکا ہے۔ اُس میں مغربی آفتاب کے طلوع کی حدیث بیان کرکے خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ صبح کا ستارہ نکل آیا ہے۔ آفتاب اسلام تو آفتاب قیامت ہوا عنقریب مغرب سے طلوع کرنے کو ہے۔ بعض دھندلی شعاعیں اپنا کام کر چکی ہیں۔ اور وہ صبح کا ستارہ۔ قیامت کا پیش خیمہ کوئی لارڈ ہیڈلے ہے۔ کیوں ناظرین اب بھی آپ کو قیامت میں شک ہے۔ لارڈ ہیڈلے جیسا مقتدر شخص جس کی تعریف میں آسمان و زمین کے قلابے ملائے گئے ہیں۔ دربار مصطفائی کے ممبران میں شامل ہو جاوے۔ اس پر بھی قیامت نہ آوے تو حیرت ہے۔ ادھر تو اللہ کی عنایت سے قریباً تمام یورپ اسلام سے خالی ہو چکا ہے۔ قیامت تو اسلام پر اسی دن آن ٹوٹی جس دن ریاستہائے بلقان نے اعلان جنگ کر دیا۔ جس عزت و شان کے ساتھ اُن کو ایشیا میں پہونچا دیا۔ وہ عالم پر روشن ہے۔ اب اگر ایک ہیڈلے صاحب چالیس سال کے غور و خوض کے بعد قیامت کا نمونہ مسلمانوں کو دکھانے کے قابل ہو گئے۔ تو کمال ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے اس بڑے نامی لارڈ کو اسلام کے آسمان پر چڑھا دیا ہے۔ اب اس کی نسبت کہ یہ کون لارڈ ہیں۔ کس پایہ کے ہیں۔ چالیس برس تک اسلام کی تحقیقات کرتے رہے کبھی دنیا کے سامنے نہیں آئے کبھی کسی اخبار میں پادریوں اور مولویوں کے ساتھ بحث مباحثہ کے میدان میں نہیں آنکلے۔ دفعتاً چالیس سالہ غور و خوض کا نتیجہ کمال تک پہونچا دیا اس پر اخبار وطن ۲۸ نومبر کے پرچہ میں یوں تحریر کرتا ہے۔

### کیا کوئی لارڈ مسلمان ہوا ہے؟

”ولائت سے تار آیا ہے اور مسلمان اخبارات اس خبر پر خوشی سے ناچ رہے ہیں کہ ایک شخص لارڈ ہیڈلے نامی نے اسلامک سوسائٹی لنڈن کے جلسہ میں اپنے اسلام اختیار کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اوّل تو اس میں کوئی خوشی کی بات نہیں۔ کیونکہ اگر ایک یورپین نے اسلام قبول کیا ہے تو اس کے مقابلہ میں یورپین ٹرکی میں دھڑا دھڑ اسلام چھوڑ رہے ہیں۔ اور یورپ میں مسلمانوں کی آبادی دن بدن کم ہو رہی ہے۔ اس لئے ایک باشندہ یورپ کا اسلام اختیار کرنا مسلمانوں کے لئے درحقیقت کسی خوشی یا فخر کا موجب نہ ہونا چاہئے۔ علاوہ ازیں تجربہ بتلا رہا ہے کہ آج تک جس قدر انگریزوں یا یورپینوں نے اسلام اختیار کیا ہے۔ اُن کی زیادہ تعداد اسلام کی خاطر نہیں۔ بلکہ کسی اور خاطر مسلمان ہوئی ہے۔ لیکن سب سے بڑھکر یہ ہے کہ ڈیبریٹ اور ہواٹ کی برٹش پیریج سے اس شخص کا کوئی پتہ نہیں ملتا۔ اور ہاؤس آف لارڈز کی فہرست میں کسی لارڈ ہیڈلے کا نام درج نہیں ہے۔ جس سے گمان پیدا ہوتا ہے۔ کہ کوئی لارڈ ہیڈلے مسلمان نہیں ہوا۔ اگر یہ گمان ٹھیک ہے۔ تو ہم بہت جلد بذریعہ تار اس خبر کی تردید دیکھ لیں گے۔“

اس سے پیشتر انہی کالموں میں ہم نے محمد وب اور محمد کویلیم کا حال ناظرین کے پیش کر دیا تھا۔ اس وقت بھی اسلام میں قیامت کا زلزلہ آگیا تھا۔ آج ان کا کوئی پتہ نہیں لیکن اب تو مرزائیوں کی زمین پر (بقول مصیاں) تو نیزے پر سورج آگیا ہے۔ آہ کیسے دل کے روگ ہیں۔ یورپ جہاں سینکڑوں ہزاروں ملحد ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی ایک (بقول وطن مسلمانی کی نہیں بلکہ کسی اور خاطر) اسلامی خط کا قائل ہو گیا تو گدھری قیامت آگئی۔ جو نہیں سر پر اُٹھالی عنقریب ہی اس کے منفصل حالات ولائتی اخبارات کے ذریعہ ہندوستان میں معلوم ہو جائینگے۔ ذرا صبر کیجئے اس قدر اُچھل کود کر بغلیں نہ بجائیے۔ کہیں بغلیں نہ بجھانی پڑیں۔

اسی پرچہ پیغام صلح کے ایڈیٹوریل کالموں میں اس بڑے جلوے کے عنوان سے ایڈیٹر صاحب مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ ہمارا فرض اولین ہے۔ کہ ہم اپنی خودساختہ اکسیر کو چھوڑ کر اس اکسیر کا استعمال کریں اور خود کو مومن بنادیں۔ اور اس دنیا کے لوگوں کے حال پر جن کی ظاہر صورت تو بہت دلربا ہے۔ لیکن اندر سے آتشک خوردہ کی طرح گلی ہوئی ہے۔ رحم کرتے ہوئے نسخہ اسلام سے مرہم پٹی کریں تاکہ وہ تندرست ہوں اور اسلام کی برکات سے فائدہ اُٹھائیں۔ اس پر ہمارے ریمارک کی چنداں ضرورت نہیں۔ دنیا جانتی ہے کہ اس وقت کون سی مذہبی قوم اس گندی حالت میں ہے جس کو صحت کی ضرورت ہے ٹرکی۔ ایران۔ افغانستان اس کی نظیر ہے۔ خود اس فرقہ مرزائی کے درمیان تعفن اُٹھ رہا ہے۔ یقین نہ ہو۔ تو اخبار الحق ۱۲ ملاحظہ فرمائیے۔ جو کسی مرزائی کی تحریر ہے جس کے ہیڈنگ پر یہ لکھا ہے کہ ”صرف احمدی احباب کے مطالعہ کے لئے غیر احمدی کو نہ دکھایا جاوے“۔ اس احمدی جماعت کی اندرونی خرابی اور شرارت کا بیان ہے۔ وہ بہت طول طویل ٹریکٹ ہے اس سے سارا نورافشاں بھر جائیگا۔ اس لئے اس کا نقل کرنا مشکل ہے۔ یہ فرقہ اندر ہی اندر سڑ رہا ہے۔ مولوی نورالدین کے انتقال پر یہ تعفن اُٹھیگا۔ جس کی خرابی ابھی سے نکل رہی ہے۔ کسی اور



موقعہ پر اس میں سے بہیہ ناظرین کرونگا۔ یہ مضمون لمبا ہوگیا ہو باقی آئندہ کے جھگڑے سے مضمون کا لطف گنوانا نہیں چاہتا۔ ناقل۔

واعظ

# قول المسیح

جیسا تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں ویسا ہی تم بھی اُن کے ساتھ کرو۔

اس پر عمل درآمد کہاں تک دنیا میں ہوتا ہے۔ مانتے کو تو اس سنہلے اصول کو سب مانینگے۔ صرف زبان سے عمل نہیں۔ خصوصاً اہل اسلام جن کا اصول بالکل اس کے خلاف ہے۔ کیونکہ وہ چاہتے ہیں کہ سب لوگوں پر تمام قوموں پر۔ عالم کے سلاطین پر سب مذاہب پر فرض ہے۔ کہ ہماری بہتری کریں۔ ہمارا بھلا کریں ہمارے مطالبات پورے کریں۔ ہم جو چاہیں کریں۔ کوئی ہمارا مزاحم نہ ہو۔ مگر ہم کسی کا حق ادا نہ کریں۔ کسی کے ساتھ نیکی نہ کریں دوسروں کو لوٹیں اور اُن کا عوض ادا نہ کریں۔ غالباً اس لئے کہ مذہب یہی سکھلاتا ہے۔ کیا جو سلوک آج ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ گورنمنٹ انگلشیہ کر رہی ہے۔ ٹرکی میں بھی سلوک مسیحیوں یا یہودیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ مذہبی آزادی مذہبی اوقاف مساجد خانقاہیں کسی بھی گورنمنٹ نے تحکم دکھایا ہے۔ یا ضبط کیا ہے۔ کیا اسلامی سلطنتوں میں یہی حال ہے۔ چوتھی صدی مسیحی میں پہلے مسیحی بادشاہ کونسٹنٹائن اعظم نے قسطنطنیہ میں عالیشان گرجا بنایا جو ایک صوفیا کے نام سے مشہور ہے۔ جب سے مسلمانوں کے ہاتھ قسطنطنیہ آیا۔ گرجا کو مسجد بنا لیا۔ اور آج تک واگذار نہیں کیا۔ کانپور کا ذرا سا غسلخانہ گر گیا تو وہ ہوا جو ہوا۔ اگر آپ مسیحیوں سے ایسی رعایات کے امیدوار اور حقدار اپنے آپ کو سمجھتے ہیں۔ تو آپ بھی اُن کے ساتھ ایسا ہی کریں۔ مگر آپ کا تو مذہب اجازت نہیں دیتا۔ مگر مسیحیوں کی بادشاہی اور مسیحیوں کی فیاضی دیکھئے۔ بلقانی ریاستوں میں باوجود اس قدر گذشتہ دخل کے اس قدر اظہار فیاضی کے مسیحی بادشاہ شاہ رومانیہ کا سلوک اپنی رعایا کے ساتھ کیسا ہے۔ اسلام میں ایک نظیر ایسی دکھادیں۔ آپ نہ دکھا سکیں گے۔

ناظرین کو یاد ہے کہ منشی محبوب عالم ایڈیٹر پیسہ اخبار یورپ کی سیاحت میں مشغول ہیں۔ آپ نے ریاست ہائے بلقان کی سیر بھی کی ہے۔ بلغاریوں کے ظلم و ستم کا بہت رونا رویا ہے۔ مگر انصاف نہیں مسلمانوں نے جو جو غضب ڈہائے اور صدیوں سے ان کو ظلم و ستم کا نشانہ بنا رکھا تھا۔ اُس کا کوئی تذکرہ نہیں۔ ہاں البتہ یہ تذکرہ تو ضرور کیا ہے کہ اسلام کا کوئی ایسا نشان اس طرف نہیں ہے جس کی یادگاری مدتوں تک رہ سکے۔ شاہ رومانیہ نے حال ہی میں مسلمانوں کو شاہی خزانہ سے روپیہ دیکر ایک عالیشان مسجد بنا دی ہے جس پر ۳ لاکھ روپیہ خرچ آیا ہے۔ واہ واہ یہ ہے مسیحی بادشاہ مسلمان رعایا کے ساتھ یہ سلوک۔ کوئی نظیر اسلام میں بتائیے۔ نہ صرف یہ بلکہ شاہ رومانیہ نے مسجد کے تمام ملازموں کا خرچ بھی شاہی خزانہ سے دینا منظور کیا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| امام مسجد | ماصہ | روپیہ ماہوار |
| خطیب مسجد | ماصہ | روپیہ ماہوار |
| موذن | ہولہ | روپیہ ۸ / ماہوار |
| خادم | صہ | روپیہ ۸ / ماہوار |
| نائب خادم | لعہ | روپیہ ماہوار |

مسجد کی شان اور انتظام عجیب ہے۔ جاڑے میں مسجد کے گرم کرنے کا انتظام ہے۔ تمام مسجد میں برقی روشنی کا انتظام ہے۔ ابھی چار پانچ ماہ ہوئے کہ خود شاہ رومانیہ مع ملکہ رومانیہ اس مسجد کے افتتاح کے واسطے کوستنجہ میں تشریف لائے۔

اب اس کا عوض آپ کیا دیتے ہیں۔ کیا گرجہ صوفیہ آپ نے مسیحیوں کو دیدیا۔ اور سینکڑوں گرجے خانقاہیں۔ مزاریں جو ضبط کر رکھی ہیں واگذار کردی ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ مسیحی بادشاہوں سے مراعات حاصل کریں۔ تو خود بھی اُن کے ساتھ ایسا ہی کرو۔ کیونکہ سنہلا قانون یہی ہے۔ کہ جیسا تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں ویسا ہی تم بھی اُن کیساتھ کرو۔

راقم۔ واعظ

# وید اور سائنس

زمانہ سلف کے رشیوں اور مہرشیوں میں ویدوں کے مضمون کی نسبت اختلاف رہا ہے۔ کوئی تو وید کو دھرم مول مانتا ہے۔ جیسے منو کا قول ہے۔ "وید و اکھلو دھرم مولم" یعنی وید دھرم کا مول ہے۔ ایسا ہی کٹھ اپنشد کے پہلے ادھیائے کی تیسری والی ۱۵ میں لکھا ہے کہ ویدیں محض عقیدی گیان ہے۔ مگر ان سب کے برخلاف منڈک اپنشد ہی ہیں۔

لکھا ہے کہ ودیا دو قسم کی ہوتی ہے۔ اپرا یعنی سفلی پرا یعنی علوی رگ وید یجر وید شام وید اتھرو وید شکشا کلپ ویاکرن نرکت چھند جیوتش یہ تمام اپرا ودیا یعنی علوم سفلی کی کتابیں ہیں اور برہم کے جاننے کے لئے پرا ودیا کی ضرورت ہے۔ گر گل کانگڑی والے سوامی دیانند نے ان دونوں دعووں کو ملانے کے لئے ایک نرالا ڈھونگ کیا ہے۔ اس کے خیال میں وید نہ صرف برہم گیان ویدارتھ گیان و سائنس کی ہی پستک ہے بلکہ برہم گیان ویدارتھ گیان دونوں وید میں موجود ہیں۔ چنانچہ اس امر کو پایہ ثبوت تک پہنچانے کے لئے ستیارتھ پرکاش رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا میں چند علمی مسائل کو وید منتروں سے تطبیق دینے کی بھی کوشش کی ہے۔ لیکن ان کی یہ سب کوشش ویدوں اور شاستروں کی ناسمجھی اور لوگوں کو دھوکہ دینے کی نیت پر مبنی ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ وید اور سائنس بہت امور میں مختلف ہیں۔ اس امر کے ثبوت کے لئے اول ہم سائنس کے اس مسئلہ کو کہ زمین و سورج متحرک ہیں یا ساکن ویدوں سے پڑتال کرنے میں سوامی جی ستیارتھ پرکاش کے آٹھویں سملاس کے صفحہ ۲۰۱ میں اس سوال کے جواب میں کہ پرتھوی وغیرہ لوک گھومتے ہیں یا نہیں؟ فرماتے ہیں۔

گھومتے ہیں۔ اور اپنے اس امر کے ثبوت کے لئے کہ زمین گھومتی ہے یجروید ادھیائے ۳ منتر ۶ کا حوالہ دیتے ہیں کہ ترجمہ منتر یہ کرہ زمین پانی کے سمیت سورج کی چاروں طرف گھومتی جاتی ہے۔ اس لئے زمین گردش کرتی ہے پھر یجروید کے ادھیائے ۳۳ کے منتر ۴۳ کے حوالے سے سورج کی نسبت فرماتے ہیں۔

ترجمہ منتر۔ جو سوریہ یعنی بارش پیدا کرنے والا چمکتا ہوا روشنی کا منبع خوبصورت کا سب متحرک اور غیر متنفس میں امرت روپ بارش یا کرن کے ذریعہ سے امرت داخل کرتا۔ سب مجسم اشیاء دکھلاتا ہوا سب لوکوں (کروں) کو کشش کرتا ہوا۔ اپنے محور کے گرد گھومتا رہتا ہے۔ لیکن کسی لوک (کرہ) کے چاروں طرف نہیں گھومتا دیکھے ہی ایک ایک برہمانڈ (نظام شمسی) میں ایک ایک سورج روشنی کرنے والا اور دوسرے سب لوک لوکانتر (کرے) روشن ہونے والے ہیں۔ منسوجہ بالا منتروں پر ترجمہ ایزاد کرتے ہوئے سوامی جی نے وید سے زمین کو متحرک اور سورج کو محض اپنے محور میں حرکت کرنے والا ثابت کر دکھایا ہے پہلے منتر میں لفظ "گو" کو بحوالہ نروکت ادھیائے ۲ کھنڈ ۵ دلیل بنایا ہے یعنی "گو" زمین کا نام ہے مرکز سے دور دور پھرتی ہے۔ یا جس میں جاندار چلتے پھرتے ہیں اُس کو گو کہتے ہیں۔ رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۸۶ دوسرے منتر میں "ہرتین سوتیا رتھینا دیوتی بھوتانی پشین" کو دلیل بناکر سورج کو دیگر کروں کی بہ نسبت اپنے محور پر گھومنے والا بیان کیا ہے۔ مگر سوامی جی کی یہ دلائل بالکل غلط اور کوڑی کے کام کی نہیں ہیں۔ سوامی کا زمین کو متحرک ثابت کرنے کے لئے منتر محولہ کے لفظ گو کو دلیل بنانا اس لئے غلط ہے کہ لفظ گو محض زمین کے معنی میں نہیں آتا بلکہ حسب موقعہ مختلف معانی میں مستعمل ہوتا ہے۔ چنانچہ منتر محولہ کے موقعہ کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس منتر کا سرپ راکھشی کدرو رشی گایتری چھند اور اگنی دیوتا ہے۔ اور بقول سوامی جی کے "جس منتر میں اگنی کے مضمون کو بیان کیا گیا ہے۔ اس منتر کو اگنی دیوتا والا کہتے ہیں۔ دیکھو رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا مضامین وید بحث صفحہ ۹۳ سطر ۸ جب یہ حال ہے تو پھر معلوم نہیں کہ سوامی جی کس طرح بیان لفظ گو سے بجائے اگنی کے زمین مراد لیتے ہیں۔ زمین کے لئے وید میں خاص "نرتی" شبد آیا ہے جیسا کہ رگ وید ۱-۱۶۴-۳۳ میں لکھا ہے اور نرتی مادی دنیش "نگھنٹو نروکت" میں بھی پرتھوی کا نام نرتی لکھا ہے۔ اور نرتی کا ارتھ اس طرح کیا ہے۔ نرتی نرمنات ارتھات پسل نترے نہ دیوستانات یعنی جس میں حرکت نہیں ہوتی۔ جو ساکن ہو اسے نرتی کہتے ہیں۔ دیکھو نگھنٹو نروکت ۲: ۷

علاوہ ازیں گو شبد کے نروکت سے بھی آپ نے من مانے ارتھ کئے ہیں۔ اصل معنی یہ ہیں۔ گو یعنی پرتھوا نام دھیم یہ دور گتا بھوتی یہ چاسیام بھوتانی گچھنتی گاترول کا رنام کرانی یعنی جو مرتی دفعہ پرانیوں سے علیحدہ ہوتی ہے جس کارن سے اس پرانی چلتے ہیں۔ اس سے پرتھوی کا نام گو ہے۔ جائے غور ہے کہ اس نروکت میں کہیں بھی ایسا نہیں لکھا کہ پرتھوی سورج کے گرد گردش کرتی ہے۔ یا اپنے مرکز سے دور چلی جاتی ہے۔ اس وجہ سے پرتھوی کا نام گو ہے۔ یہاں تو حسبات کا ذکر تک بھی نہیں ہے۔ اور نہ یہاں پرتھوی کی حرکت کرنے کے باعث پرتھوی کا نام گو ہے۔ بلکہ اور پرانیوں کے پرتھوی پر حرکت کرنے کے باعث پرتھوی کا نام گو رکھا گیا ہے۔

اور بھی دیکھو سدہانت شرومنی جو اہل ہنود کے نزدیک علم جوتش کی نہایت مستند کتاب ہے۔ اس کے گولا دھیائے میں زمین کی نسبت لکھا ہے۔ ترجمہ شلوک جیسے سورج اور آگ میں حرارت اور چاند میں برودت اور پانی میں حرکت اور پتھر میں ٹھوس پنا ہے۔ ایسے ہی سوبھاؤ سے پرتھوی اچل (ساکن) ہے

اب سورج کی بابت سوامی جی کی غلطی کو بیان کرتے ہیں۔ سوامی جی نے رگ وید کے ادھیائے ۳۳ کے منتر ۴۳ کے اس حصہ منتر سے کہ ہرتین سوتا رتھینا دیوتی بھوتانی پشین تی سے سورج کو اپنے محور پر گھومنے والا بیان فرمایا ہے حالانکہ منتر مذکورہ کا صحیح مطلب یہ ہے۔ سورج دیوتا سنہری رتھ کے ذریعہ گردش کرتا ہوا دن رات سے دیوتا اور منشوں کو اپنے اپنے کام میں لگاتا ہے۔ اور دیگر کروں کو دیکھتا ہوا پھرتا ہے۔ اس منتر سے تو یہ سدھ ہوتا ہے کہ سورج دوسرے لوکوں کے گرد گردش کرتا رہتا ہے۔ پھر بھرتری ہری اپنے نیتی شتک میں فرماتے ہیں سوریہ بھرمتی نت میو گگنے یعنی سورج ہمیشہ آسمان میں پھرتا یعنی گردش کرتا رہتا ہے۔

اتیریا برہمن ۳-۴۴ میں سورج کی بابت یوں لکھا ہے۔ ترجمہ منتر سورج نہ کبھی ڈوبتا ہے نہ اٹھتا ہے۔ جب لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ ڈوبتا ہے۔ تو وہ دن کے آخر میں ہو پہنچ کر صرف اپنے تئیں گھما دیتا ہے۔ یعنی اپنے تئیں الٹ دیتا ہے۔ اور اوپر دن اور نیچے رات کر دیتا ہے۔ پھر جب لوگ سوچتے ہیں کہ صبح کو وہ اٹھتا ہے تو وہ رات کے آخر پہ پہنچ کر اپنے تئیں گھما دیتا ہے اور نیچے دن اور اوپر رات کر دیتا ہے۔ دراصل وہ کبھی ڈوبتا نہیں۔ آدمی جو یہ جانتا ہے کہ سورج کبھی نہیں ڈوبتا وہ اُس کے ساتھ یگانگت اور موافقت پاتا ہے۔ اور اسی کرلائی (دایرتہ) میں رہتا ہے۔ ان تمام منقولہ پرمانوں سے اس امر کی پوری تصدیق ہوجاتی ہے کہ سورج دیگر کروں کے گرد بشمول زمین پھرتا ہے۔ لہٰذا سوامی جی کا یہ کہنا کہ وید سائنس کے مطابق ہیں۔ ہرگز ہرگز پایہ ثبوت نہیں پہنچتا۔ پس ویدوں کے دفعے میں رشیوں کا اختلاف جائز اور سوامی جی کا کہنا ناجائز ہے۔

رقیمہ آریہ جنتشی - پ - ن - ل

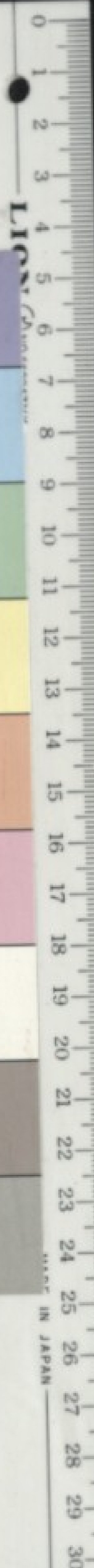
---

[1] گیا وہ ایک طرف سے روشن اور دوسری طرف سے تاریک ہے۔

---


## ضرورت

ایک سند یافتہ فیمیل سب اسسٹنٹ سرجن کی شفاخانہ ایبٹ آباد کے واسطے ضرورت ہے۔ تنخواہ ۵۰ روپیہ ماہوار بعد پانچ روپیہ ماہوار ترقی رہائش مکان ہوگی۔ تمام درخواستیں بمعہ نقول سندات بنام سول سرجن ہزارہ آنی چاہئیں





# تعلیم کفارہ

گذشتہ سے پیوستہ

## آپ کے وسائل نجات کی عدم ضرورت اور وحدت وجودی کا نیا فتنہ

آپ نے کفارہ کی پاک تعلیم کو رد کرکے جو وسائل نجات تجویز کیا اس کی عدم ضرورت کو وحدت وجودی کی تعلیم قایم کرتی ہے ۔ جیسا کہ قرآن میں آیا ہے ۔

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ

یعنے وہ اول ہے اور آخر ہے وہ ظاہر ہے اور باطن ہے سورہ م آیت ۳۰ پھر لکھا ہے ۔

وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ۔

یعنے اور جانو تم کہ تحقیق اللہ بندوں میں اور اُن کے دل میں حلول کرتا ہے ۔ انفال ۳ رکوع ۔

آیت اول کی تفسیر میں حدیث یوں آئی ہے ۔

هُوَ الْاَوَّلُ لَیْسَ قَبْلَهٗ شَیْءٌ ۔ هُوَ الْاٰخِرُ لَیْسَ بَعْدَهٗ شَیْءٌ هُوَ الظَّاهِرُ لَیْسَ فَوْقَهٗ شَیْءٌ هُوَ الْبَاطِنُ لَیْسَ دُوْنَهٗ شَیْءٌ۔

(تفسیر القرآن بالقرآن مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب پر لکھا ہے ۔)

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَیْسَ فَوْقَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَكَ شَیْءٌ

مشارق الانوار حدیث ۵م۴۴ ۔ یعنے اے الہٰی تو اول ہے پس تجھ سے پہلے کچھ نہیں ۔ اور تو آخر ہے پس تیرے بعد کوئی شے نہیں اور تو ظاہر ہے پس تجھ پر فوق رکھنے والی کوئی شے نہیں ۔ اور تو باطن ہے ۔ پس نہیں سوا تیرے کوئی شے ۔

یہ مقالات اللہ اور مخلوقات کی وحدت کے شاہد ہیں ۔ اللہ مخلوقات میں حلول کئے ہوئے ہے ۔ وہ اور مخلوقات حقیقت میں ایک ہی شے ہے ۔ پس اس تعلیم نے اللہ اور نیکی بدی اور جنتوں کے تمام جھگڑے مٹا دیئے ۔ سب مخلوقات کو اللہ اور اللہ کو مخلوقات بنا دیا ۔ پھر ایسی واضح حقیقت کے موجود ہوتے ہوئے جناب کا بندوں کو اللہ کا غیر بنا کر اُن سے توبہ وغیرہ وسائل نجات کا ورد کرانا کیسا عبث و بیہودہ کام ہے؟

## اللہ کے خزانوں کی سیر

اب ہم آپ کو نجات پانے سے پیشتر اللہ تعالیٰ کے خزانوں کی سیر کراتے ہیں ۔ کیونکہ آپ نے کفارہ کی تعلیم کی مخالفت کرتے ہوئے کہیں یہ بات فرمائی تھی کہ گناہ خود ہمارے نفس کی ایک حالت کا نام ہے ۔ اور اس کی معافی کے واسطے خدا تعالیٰ کے کسی خزانہ کی کمی کو پورا کرنا ضروری نہیں ۔ صفحہ ۱۰ ہم آپ کو آپ کے خدا کے خزانے دکھائیں ۔ ملاحظہ ہو ۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً۔

یعنے کون ایسا شخص ہے جو اللہ کو نیک قرض دیوے کہ وہ اس کو کثرت سے دونا کر دیویگا ۔ بقرہ ۳۲ رکوع دوسری مثل ۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗ اَجْرٌ كَرِیْمٌ۔

حدید ۲ رکوع ۔ تیسرا اشتہار

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِیْمٌ

یعنے اگر تم اللہ کو نیک قرض دو وہ اسے تمہارے واسطے دونا کر دیگا اور تم کو تمہارے گناہ بخش دیگا اور اللہ شکر کرنے والا حلیم ہے ۔ تغابن ۲ رکوع ۔ چوتھا اعلان ۔

وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ مزمل ۲ رکوع

شروع میں جب ہم نے مولوی صاحب کی زبان اللہ کے خزانوں کی معموری کا ذکر سنا تو خیال آیا کہ شاید یہ خزانوں کی معموری کے باعث ہے ۔ کہ اہل قرآن کی نجات کا طریق بلا قیمت مقرر کیا ہوگا ۔ پر جب ہم نے قرآن شریف کو دیکھا تو اللہ کو حلیم اور شکر گذار ہو کر قرض مانگتے پایا ۔ سود کے وعدے دیتا دیکھا گیا ۔ اور قرض بھی نیک مانگتے دیکھا جو اللہ کی ضرورت کے موافق ہے ۔ کیونکہ اللہ کی بابت یہ بات دیکھی گئی کہ وہ بہت گناہ پسند تھا ۔ یا نیکی ختم ہوگئی تھی کہ قرض مانگنے لگا ۔ پس اس سے ہمارے مخاطب کا خیال باطل ٹھہرا ۔ اللہ کے خزانے خالی ثابت ہوئے ۔ پھر اب جبر روا ہوگا یا نہیں؟

## حضرت محمد کی شفاعت سے خزانوں کی کمی پوری نہیں ہو سکتی

مولوی محمد صادق نے مسئلہ شفاعت پر زور دیا ہے ہم بھی اس کی بابت آپ کے پورے خیالات ظاہر کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں ۔

**یہ سچ ہے کہ نجات کے واسطے انسان کو شفیع کی ضرورت ہے ۔**

عیسائی صاحبان نے شفاعت کے مسئلہ میں ایک بھی بھاری غلطی کھائی ہے ۔ اُن کے نزدیک شفیع وہ ہے جو معصوم ہو ۔ حالانکہ معصوم تو چھوٹے بچے بھی ہوتے ہیں ۔ خود دنیا میں شفاعت کا رنگ دیکھو کہ کیا ایک بچے کی سفارش بادشاہ کے حضور میں قبول ہوتی ہے جو معصوم ہے یا وزیر اعظم کی جس نے بڑے مصائب اٹھا کر بادشاہ کا قرب حاصل کیا ہے ۔ گو ممکن ہے کہ بسبب بشریت اس وزیر سے کچھ پولیٹیکل غلطیاں بھی ہوئی ہوں مگر اس کے اہم کارناموں کے مقابل وہ ہیچ ہیں ۔ سرکاری دفتروں میں ہر حاکم کی سفارش اس سے بڑا حاکم کرتا ہے ۔ کیا جیسے حاکم سے سفارش کے وقت یہ پوچھا جاتا ہے کہ کبھی اس سے غلطی تو نہیں ہوئی یا یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس کی سفارش بیجا ہے یا نہیں کیا کبھی دنیا میں کسی نے اپنے مقدمہ کے واسطے ایسا وکیل تلاش کرنے کی کوشش کی ہے جو کبھی مقدمہ ہارا ہی نہ ہو بلکہ تلاش کیا جاتا ہے کہ سب سے زیادہ لایق اور عمدہ تقریر کرنے والا کون ہے ۔ غرض دنیا کا دستور بھی اگر انسان غور کرے تو اسے بہت کچھ ہدایت کی طرف راہنمائی کرتا ہے ۔

پس ثابت ہوا کہ معصوم ہونا کسی میں یہ خوبی نہیں پیدا کر سکتا

کہ وہ ہمارے شفیع بن سکے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر اعلےٰ درجے کے کمالات ہیں۔ جو شفیع میں ہونے ضروری ہیں۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نہ صرف معصوم ہی تھے۔ بلکہ آپ میں وہ اعلےٰ درجہ کی خوبیاں تھیں جو شفاعت کے واسطے ضروری ہیں۔ جن کا ذکر ہم آگے کرتے ہیں۔ اور آپ کا معصوم ہونا خود قرآن شریف سے ثابت ہے اس لفظ عصمت کے متعلق ہمارا مباحثہ لارڈ بشپ کے ساتھ ہوا تھا۔ ثابت کیا گیا تھا کہ قرآن شریف نے صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معصوم کہا ہے۔ اور حضرت مسیح کو نہیں کہا اس کا جواب آج تک بشپ صاحب نہیں دے سکے۔

دراصل شفاعت کا لفظ شفع سے نکلا ہے۔ اور شفیع لغت میں جفت کو کہتے ہیں۔ شفیع وہ ہے جس کو دو طرفہ اتحاد حاصل ہو یعنی ایک طرف اس کے نفس کو خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق شدید ہو اور دوسری طرف اس کے مخلوق سے بھی شدید تعلق ہو گویا وہ ایک مخلوق ہی الگ ہے کیونکہ جس قدر ان لوگوں کو خدا کا جلال اور عظمت ظاہر کرنے کے لئے جوش دیا جاتا ہے اور جس قدر وفاداری کا مادہ ان کے اندر بھرا جاتا ہے اور پھر جس قدر بنی نوع کی ہمدردی کا جوش ان کو عطا کیا جاتا ہے وہ ایک ایسا امر فوق العادت ہے جو دوسرے کے لئے اس کا تصور کرنا بھی مشکل ہے۔ اور پھر یہ تمام اشخاص ایک مرتبہ پر نہیں ہوتے۔ بلکہ ان فطرتی فضائل میں کوئی اعلےٰ درجہ پر ہے۔ کوئی اس سے کم اور کوئی اس سے کم ایک پاک شخص کا وجود جو دوسرے کے درمیان ہو خود ان کے لئے موجب شفاعت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے ہوتے ہوئے خدا تعالیٰ ان پر عذاب نازل نہیں کرتا۔ اس کی مثال توریت میں بھی موجود ہے۔ (کفارہ صفحہ ۴۸-۴۹)

تقریر جو حصہ میں ہم اصاحب لفظ شفاعت اور شفیع کے معانی بالکل درست بتلا گیا ہے۔ ہم مسیحی معانی مسلمہ میں خداوند یسوع مسیح کے شفیع ہونے اور آپ کی شفاعت کے معتقد ہیں۔ وہ کامل انسان جو ضرور کامل بھی تھے یہ بائیبل سے اور قرآن سے ثابت ہے۔ ایسے ہی وہ کلمتہ اللہ اور روح اللہ ہونا بھی ثابت ہے لہذا وہ اکمل معانی میں شفیع ہوا اور معانی اثم میں اس کی شفاعت درست ثابت ہوئی۔ پر آپ جو مسیحیوں کی غلطی کی اصلاح کرنے لگے ہیں آپ کی عقل و فکر اس وقت آپ کی بہبودی دکھائی نہیں دیتی کیونکہ نجات بالاعمال کی تعلیم ہی ایسی تعلیم ہے کہ وہ شفیع معصوم وغیرہ معصوم کی شفاعت کی بالکلیہ نفی کرتی ہے اور دوسری طرف آپ کی مسلمہ تعلیم تعلیم کفارہ کا بدل ہونے کا رتبہ رکھتی ہے پھر نجات بالاعمال کی تعلیم اگر حضرت محمد کی شفاعت سے کیا معنے ہو سکتے ہیں؟

آپ نے کہا ہے کہ کوئی بوجھ کسی کا بوجھ نہ اٹھائیگا۔ پھر ہمارے مقابل حضرت محمد کو اللہ کی کچہری میں گناہگاروں کے مقدمہ کا وکیل بنا کر لانا اور یہ کہنا کہ حضرت محمد بڑی اعلےٰ درجہ کی تقریر کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ (لاعلم تھا) اس وجہ سے وہ ہر ایک گناہگار کا مقدمہ خدا سے جیت سکتا ہے۔ کیا معنے رکھتا ہے۔ اگر بغرض محال ایسا بھی تسلیم کر لیا جائے تو نجات بالاعمال کے کیا معانی رہے؟

آپ کا یہ قول درست ہے کہ شفیع ایک غیر معمولی مخلوق ہونا چاہئے۔ اس کا رشتہ دو طرفہ ہونا چاہئے۔ (وہ انسان بھی ہونا چاہئے اور خدا بھی ہونا چاہئے بمصنف) پر ہم آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ حضرت محمد کی تخلیق میں کونسا غیر معمولی عنصر تھا حضرت محمد کا انسانوں کو چھوڑ کر خدا سے کیا رشتہ تھا۔ اور اگر ہو بھی تو نجات بالاعمال کی تعلیم میں ایسی لیاقت کے شفیع کی ضرورت کیا ہو سکتی ہے۔

شفیع کی ضرورت کو ثابت کئے بغیر آپ نے لفظ عصمت کا مسئلہ شروع کر دیا۔ خداوند یسوع مسیح کو معصوم بطفیل ذ کی ماننے پر آپ ایسے خود رفتہ ہوئے کہ شفیع کے اوصاف سے عصمت کی صفت ہی خارج کر دی ہے۔ اور آپ نے جہاں پیر کے بچے معصوم بنا ڈالے پر جب دیکھا کہ عصمت کا انکار کرنے سے کام نہیں چلیگا تو چالاکانہ طور سے حضرت محمد کو معصوم ثابت کرنے کے لئے کمربستہ ہوگئے اور لاہور کے لارڈ بشپ صاحب کو محمد صاحب کو معصوم ثابت کرنے کے لئے مباحثہ کی دعوت بھی دیدی۔ جواب نہ پاتے پر آپ نے ناحق بغلیں بھی بجا لیں۔ پر ہم آپ کے حضرت کی عصمت کو بھی کافور کرکے دکھاتے ہیں۔

تے حضرت۔ یہاں تک حضرت محمد کی بابت لکھا ہے۔

وَاللّٰہُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ۔ المائدہ ۱۰ رکوع

یعنے اور اللہ بچاتا ہے تجھ کو لوگوں سے۔ اس جگہ لفظ یَعۡصِمُکَ گناہوں سے بچنے کے اظہار میں نہیں آیا پر لوگوں سے بچنے کے اظہار میں آیا ہے۔ اس وجہ سے حضرت محمد کو معصوم عن الخطا سمجھنا مرزائی بیعقلی کا ثبوت ہے۔ حضرت محمد تو معصوم عن الناس ثابت ہوتے ہیں۔

پھر اتقان حصہ اول صفحہ ۴۹-۵۰ تک آیت مذکورہ کی بابت آیا ہے۔ ترمذی اور حاکم نے عائشہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے (اصحاب) پہرہ دیتے تھے۔ اس وقت یہ آیت

وَاللّٰہُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ۔

نازل ہوئی۔ اور آپ نے قبہ (خیمہ) کے اندر سے اپنا سر نکال کر فرمایا۔ لوگو تم واپس چلے جاؤ کہ خداوند کریم نے خود مجھے اپنی حفاظت میں لے لیا ہے۔ اور طبرانی نے عصمتہ بن مالک الخطمی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ ہم لوگ رات کے وقت رسول اللہ صلعم کی نگہبانی کیا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی اور پھر پہرہ توڑ دیا گیا۔

پھر حضرت عائشہ کی زبان بھی سنئے۔

عَنۡ عَائِشَۃَ قَالَتۡ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یُحۡرَسُ حَتّٰی نَزَلَتۡ ھٰذِہِ الۡاٰیَۃُ وَاللّٰہُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ فَاَخۡرَجَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ رَاۡسَہٗ مِنَ الۡقُبَّۃِ فَقَالَ لَھُمۡ یَاَیُّھَا النَّاسُ انۡصَرِفُوۡا فَقَدۡ عَصَمَنِیَ اللّٰہُ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا پہرہ مقرر کیا جاتا آپ کی نگہبانی کے لئے یہاں تک کہ اتری یہ آیت

وَاللّٰہُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ

یعنے اللہ نگہبان ہے تیرا لوگوں کے شر سے۔ سو نکالا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک خیمہ سے اور فرمایا





اپنے بہرہ والوں سے اے لوگو چلے جاؤ میرے پاس سے کہ اللہ تعالیٰ میرا جو نگہبان ہے۔ جامع ترمذی ابواب تفسیر القرآن سورہ صفحہ ۳۲۳

شہادات مذکورہ بالا سے مرزائیت کی قرآن دانی فاش ہو گئی اور حضرت محمد کو معصوم قرار دینے کا دعوےٰ پاش پاش ہو چکا۔ مگر مرزائی مفتی کے انوکھے دعوے کو ایک اور بھی ٹھیس لگا دیتے ہیں۔ تاکہ وہ بالکل معدوم ہی ہو جائے قرآن ہی فرماتا ہے۔

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُم مِّنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ

یعنے تو کہہ دے اگر اللہ تم سے برائی کا یا رحمت کا ارادہ کرے تو تم کو اللہ سے کون بچا سکتا ہے؟ احزاب ۲ رکوع

ان گواہیوں سے مرزائی مفتی کا یہ حسن ظن کہ حضرت محمد معصوم تھے ہمیشہ کے لئے فنا ہو گیا۔ اور ان کا حضرت محمد کو معصوم ثابت کرنے کے لئے لارڈ بشپ لاہور کو دعوت دینا حماقت محض ٹھہر چکا ہے۔ امید ہے کہ مرزائیوں کے لئے یہ سبق کارگر ثابت ہوگا۔

اب آخر میں مرزائی مفتی کے اس حیلے پر سوچو جو اس نے یہ کہکر کیا ہے۔ کہ شفیع کے لئے معصوم ہونا شرط نہیں۔ بلکہ شفیع کو عصمت سے بڑھکر تجربہ کار۔ اور ہر فن مولا ہونا چاہئے مفتی صاحب نے جو خیال دیا ہیں اس سے روشن ہے کہ وہ شفیع کے نقائص اور گناہ مانتا ہے۔ مفتی صاحب کے منشاء کو قرآنی ابلیس شفیع بنکر خوب ادا کر سکتا ہے۔ اس سے بڑھکر نیکی اور بدی کا کسی مخلوق کو تجربہ نہیں ہو سکتا۔ اور قرآن اس ابلیس کو صادق ہونے کا خدا سے سرٹیفکیٹ بھی دلوا چکا ہے۔ کیا مفتی جی کو ایسے شفیع کی ضرورت ہے؟ اگر مرزائیوں کو ایسا ہی ہر فن مولا شفیع چاہئے تو سیدھے اسی کا نام کیوں نہیں لیتے؟ اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ از روئے قرآن کسی مسیحی کا ابلیس پر کوئی الزام بھی نہیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک ابلیس نے اچھا کیا جو آیات مندرجہ ذیل کا حکم نہ مانا تھا۔

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ بقرہ ۴ رکوع بہر کیف۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ۔

یعنے اور تحقیق ہم نے تم کو خلق کیا پھر ہم نے تم کو صورت دی پھر کہا ہم نے واسطے فرشتوں کے کہ سجدہ کرو آدم کو پس سب نے سجدہ کیا۔ مگر ابلیس نے نہ کیا۔ اعراف ۲ رکوع

پس ہمارے نزدیک ان آیات کے حکم کے موافق ابلیس نے کل بنی آدم کو سجدہ نہ کرکے خدا کی عزت کا پاس کیا تھا جو نیک کام تھا۔ پر اللہ نے الٹا فیصلہ کر دیا۔ جس کی غلطی آگے قیامت کے روز دکھائی دی۔ اب اگر شفیع کو عصمت لازم نہیں تو مفتی صاحب کے خیال کے موافق ابلیس جیسا ہر فن مولا باقی ہے کیا وہ شفیع ہو سکتا ہے؟ شفاعت کے مسئلہ پر مسیحیوں کے اعتقاد کی جو اصلاح ہمارے مخاطب نے پیش کی تھی۔ اور جس اصلاح میں آپ نے حضرت محمد کو معصوم بنا کر شفیع بنانے کی راہ نکالی تھی نہ وہ اصلاح کام کی رہی اور نہ حضرت محمد کی شفاعت کی صورت نکلی پر جو آپ نتیجہ قائم کر گئے وہ باقی رہ گیا کہ شفیع معصوم ہونی نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ ہر فن کا استاد ہونا چاہئے۔

پر اگر ہم اس بدفہمی کو بھی درست تسلیم کریں کہ شفیع کو عصمت ذرا لازم نہیں ہے بلکہ اسے نیکی بدی کا تجربہ کامل ہونا چاہئے۔ اور آپ کے نزدیک حضرت محمد شفیع ہونے کی کامل لیاقت رکھتے ہیں تو کیا حضرت محمد نے کبھی شفاعت کا دعوےٰ کیا؟ اس کا جواب نہیں قرآن وحدیث نفی میں دیتے ہیں۔ قرآن میں آیا ہے۔

قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ الخ

یعنے کہہ نہیں رکھتا میں اختیار اپنی جان کے نفع نقصان کا مگر جو چاہے اللہ۔ اگر میں غائب جاننے والا ہوتا تو میں بھلائی میں سے بہت سے لیتا اور نہ لگتی مجھے برائی۔ اعراف ۲۳ رکوع

حضرت محمد نے خود فرمایا ہے۔

أبو هريرة يا بني كعب بن لؤي أنقذوا أنفسكم من النار يا بني مرة بن كعب أنقذوا أنفسكم من النار يا بني عبد شمس أنقذوا أنفسكم من النار يا بني هاشم أنقذوا أنفسكم من النار يا بني عبد المطلب أنقذوا أنفسكم من النار يا فاطمة أنقذي نفسك من النار فإني لا أملك لكم من الله شيئا الخ۔

مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت نے فرمایا کہ اے کعب بن لوئی کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے۔ اے مرہ بن کعب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے۔ اے عبد الشمس کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے۔ اے ہاشم کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے۔ اے عبد المطلب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے۔ اے فاطمہ چھڑا اپنی جان کو دوزخ سے۔ اس واسطے کہ میں بے شک مالک نہیں تمہارے بچانے کا خدا کے عذاب سے کچھ بھی۔ الخ۔ مشارق الانوار حدیث ۹۹۴۔

پھر لکھا ہے۔ عائشة يا فاطمة بنت محمد يا صفية بنت عبد المطلب يا بني عبد المطلب لا أملك لكم من الله شيئا سلوني من مالي ما شئتم۔

مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے فاطمہ محمد کی بیٹی اے صفیہ عبد المطلب کی بیٹی اے عبد المطلب کی اولاد میں مالک نہیں تمہاری بہتری کا خدا سے کسی چیز کا میرے مال سے مانگ لو جو تمہارا جی چاہے مشارق حدیث ۱۰۷۱

پس ان مقامات سے حضرت محمد کی شفاعت کا وہم کافور ہو گیا۔ اب حقدار کسی دوسرے کی تلاش فرماویں۔

حضرت محمد کسی کے شفیع ہونے کا دم نہیں بھر تے ف

بائی وابستہ

ف اگر فرض محال اوپر کی سندات کو نظر انداز کر کے ہم حضرت محمد کو بجائے مسیح شفیع تسلیم کریں تو حضرت محمد پر جب تک ان لوگوں کی بدکاریوں کا بوجھ لادا نہ جائے آپ شفیع نہیں ٹھہر سکتے۔ اور اگر لادا جائے تو جو اعتراضات کفارہ مسیح پر کئے گئے ہیں۔ وہ حضرت محمد پر اور خدا پر۔ اور بندوں پر وارد ہونگے۔ اسبات کو نظر تلے رکھ کر اس آیت کو پڑھیں۔

مَن یَّشفَع شَفَاعَۃً حَسَنَۃً یَّکُن لَّہٗ نَصِیبٌ مِّنھَا وَمَن یَّشفَع شَفَاعَۃً سَیِّئَۃً یَّکُن لَّہٗ کِفلٌ مِّنھَا۔

یعنے جو کوئی شفاعت کرے نیک بات میں اُس کو بھی اُس میں سے ایک حصّہ ملیگا۔ اور جو کوئی شفاعت کرے بُری بات میں۔ اس میں سے اس پر بھی بوجھ ہوگا۔ نسا ۱۱ رکوع ۹۔ اب اس آیت کے مفہوم کو اوپر کی سندات کے مقابل رکھ کر حضرت محمد کی شفاعت کی حقیقت سمجھ لو ہمیں اس پر زیادہ لکھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

---

# معذرت

---

قریب دو ماہ کا عرصہ گذرا ہے کہ ہمارے اخبار کے کالموں میں ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب سکنہ گوجرانوالہ کے ایک ایڈیٹوریل خطبہ پر نکتہ چینی درج ہوئی تھی۔ نور افشاں اسبات کی معذرت کرتا ہے۔ کہ اس نے ایسی نامناسب نکتہ چینی کو جو ایک نامہ نگار کی جانب سے کی گئی بلا کسی سوچ اور فکر کے درج اخبار ہونے دیا۔ ڈاکٹر سٹوارٹ صاحب کا بیان درست تھا مگر نکتہ چین نے اس کو نہیں سمجھا۔ ایڈیٹر

---

# ضرورت

۳/۳

اگر کسی سکول کو انٹرنس پاس ۱۰ و استاد جو کہ مڈل کلاسوں کو ہر ایک مضمون اچھی طرح پڑھا سکتا ہے۔ اور مڈل سکول ٹنگل کلاں ضلع ہوشیارپور میں ہیڈ ماسٹر رہ چکا ہے۔ اور اگر کسی صاحب کو کلارک کی ضرورت ہو تو بھی بندہ سے بندہ ذیل پتہ تنخواہ کا فیصلہ کرلیں۔

ماسٹر بدھ سنگھ۔ چکوال ضلع جہلم

---

# ضرورت

۴/۴

ایک ورنیکلر مدرسہ کی ہیڈ ماسٹری کے لئے ہمیں بہت جلد ایک اردو مڈل پاس مسیحی کی ضرورت ہے۔ نارمل پاس کو ترجیح دیجائے گی۔ اگر درخواست کنندہ درمیانی عمر کا ہو اور اس کی بیوی بھی اسی مدرسہ میں بائبل وومن کا کام کر سکے۔ تو بہت اچھا ہوگا۔ درخواستیں معہ نقول سندات ذیل کے پتہ پر آنی چاہییں۔

پادری ڈبلیو۔ ٹی میچل صاحب اے۔ پی مشن مینپوری۔ یو۔ پی

---

# ضروری اطلاع

ناظرین نور افشاں کی خدمت میں التماس ہے کہ جو صاحب جب کبھی اپنا پتہ تبدیل کروانا یا کسی اور قسم کی اخبار کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں تو چٹ نمبر درا خبار پڑتا اور اپنا دونوں پتہ مفصل تحریر کیا کریں۔ تاکہ تعمیل حکم میں کسی قسم کی رکاوٹ اور غلطی نہ ہو۔

ایڈیٹر

---

# سودیشی گرم کپڑا

۱۲/

کشمیری پٹی۔ لوئی چاپخانہ پٹی۔ دھسہ۔ چادر وغیرہ بدستور سابق ہماری معرفت منگا سکتے ہیں۔

مفصل نرخنامہ و سندات وغیرہ درخواست پر مفت مل سکتی ہیں۔

نرخنامہ پٹی فی تھان (جو ایک پورے سوٹ کے لئے کافی ہے) سات روپیہ سے ۱۵ روپیہ تک۔ نرخ لوئی ایک بڑی سفید ۱۵ سے ۲۵ تک

نوٹ۔ چونکہ کشمیری پٹی ہاتھ کی دستکاری ہے۔ اس لئے ہر ایک تھان کی زمین و رنگت ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ اسواسطے نمونہ ارسال نہیں ہو سکتا۔

المشتہر:۔ ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی۔

---

# ضرورت

ایک عیسائی اُستاد کی جو جونیر انگلو ورنیکلر شدہ یا محض ایف۔ اے پاس۔ یا ایف۔ اے تک تعلیم پائی ہو۔ تنخواہ معقول حسب لیاقت ملیگی۔ درخواستیں معہ اسناد بنام منیجر صاحب مشن ہائی سکول جالندھر شہر آنی چاہییں

---

# ضرورت

ایک دیانتدار لائق عیسائی موچی کی ضرورت ہے جو کہ عمدہ انگریزی بوٹ وغیرہ بنا سکے تنخواہ کا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے۔

المشتہر

جے۔ ابی۔ ننده جنرل مرچنٹ گجرات پنجاب۔

---

| | |
|---|---|
| حالات جاپان | ۱ر و ۸ر |
| شریف بیبیاں | ۳ر و ۹ر |
| چندر لیلا ساوھنی اُردو ۲و۲ر گورکھی | ۱ر |
| رشیوں کا آبائی وطن | ۲ر |
| آواگون یا آئندہ زندگی | ۲ر |
| تناسخ کا کھنڈن | ۲ر |
| سیر ہند | عہ |
| بچوں کی پرورش | ۱ر |
| لیبوریٹری منتقد | ۱ر |
| وکیل کی سرگذشت رومن | ۶ر |
| دو سوال ذناشتک تعلیم کا روا ز روئے فلاسفی | ۲ر |
| سو برچر کاش | ۴ر و ۹ر مجلد ۱ر |
| ملکہ آستر کا احوال با تصویر ولایتی | ۶ر |
| ملکہ روت کا احوال " " | ۶ر |
| موسیٰ کا احوال " " | ۶ر |
| وشنو کے دس اوتار | ۲ر |
| ویدک تصنیفا | ۱ر |
| اصلاح تمدن | ۵ر |
| اصلاح زراعت | ۱ر |
| صنعت و دستکاری | ۲ر |
| ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے | ۳ پائی |
| ویدوں کی دیوتا پرستی | " |
| ویدوں کی الہیت | ۹ پائی |
| پرستش حیوانات | ۳ پائی |
| تیرتھ | ۹ پائی |

| | |
|---|---|
| اہل ہنود کے تیوہار | ۶ پائی |
| تاریخ مذہب | ۸ر |
| تاریخ روم | ۸ر |
| تاریخ مصر | ۸ر |
| تاریخ یونان | ۸ر |
| مرقع روس | ۸ر |
| قدیم مسیحیوں کے حالات | ۲ر |
| حیات پولوس | ۴ر |
| حیات داؤد | ۸ر |
| راہ زندگی | ۱۲ر |
| موازنہ مذاہب رومن | ۸ر |
| گنجینہ اسلام رومن | ۸ر |
| رامپال سنگھ رومن اُردو | ۸ر |
| تلاش حق اُردو - رومن اُردو | ۲ر و ۹ر |
| دولت لازوال اُردو | ۲ر ۵ر ۸ر |
| " رومن اُردو | ۸ر |
| عزت بیمثال اُردو | ۲ر ۵ر ۸ر |
| " رومن اُردو | ۸ر |
| اصلاح اخلاق | ۴ر |
| ہند کی افلاس کا انسداد | ۲ر |
| شادی کی بابت خیالات | ۱ر |
| سچی اور جھوٹی خیرات | ۳ پائی |
| صفائی کی ضرورت | ۳ پائی |
| دعوت اسلام | ۹ پائی |
| مسیح کا نمونہ | |

| | |
|---|---|
| مسیح کے خاص دوست | ۸ر |
| کشف الحقایق | ۸ر |
| بیگناہ نبی | ۳ پائی |
| فارقلیط | ۳ پائی |
| حضرت اسحٰق و اسمٰعیل | ۳ پائی |
| حضرت محمد | ۳ پائی |
| انجیل شریف کی صحت و درستی | ۳ پائی |
| اسماء الہی | ۳ پائی |
| خدا کے دس حکم | ۳ پائی |
| مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں | ۳ پائی |
| مسیح یا محمد | ۳ پائی |
| نماز | ۳ پائی |
| سچا اسلام | ۳ پائی |
| قرآن | ۳ پائی |
| یسوع مسیح | ۳ پائی |
| یسوع مسیح کی موت اور جی اٹھنا | ۳ پائی |
| سورہ فاتحہ | ۳ پائی |
| ہمارا شافع کون ہے | ۳ پائی |
| خدا ہمارا باپ | ۳ پائی |
| کیا انجیل منسوخ ہو گئی | ۳ پائی |
| انصاف کا دن | ۳ پائی |
| فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد | ۶ر |
| لفظ دیو کی دیانندی تفسیر - رگوید میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ - ڈی - گریسولڈ | ۲ر |

**کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم - ویری**

**صاحب آنریری سکرٹری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی**

# دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ..... عہ

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک .. .. .. ۱۸

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد .. .. ہے

غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک .. .. .. .. ہے ۵

## شرح اُجرت اشتہارات

| مقدار اشتہارات | سہ ماہی | ششماہی | سال تمام |
|---|---|---|---|
| کالم کا آٹھواں حصہ | سے | صہ | ہے |
| چوتھائی کالم | صہ | ہے | للعہ ۱۴ |
| نصف کالم | ہے | للعہ | عہ ۲۵ |
| پورا کالم | للعہ ۱۴ | عہ ۲۵ | للعہ ۴۰ |
| پورا صفحہ | للعہ | عہ ۷۰ | ۱۰۰/ |

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط و کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے کی دقت ہوتی ہے مضمون بصفحہ وار ہونا ضروری ہے +

# مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو والہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ موجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ر سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو۔پی سے طلب کریں +

# تواریخ کلیسا

یہہ کتاب رومن اُردو میں چھپ کر تیار ہو گئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آج تک کے ہیں۔ قیمت ۱۲ر ہوگا +

# باغِ دل

## دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے۔ اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔ تو فی کاپی ۱۲ر چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں۔ اور زیادہ کی ضرورت ہے۔ یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے چاروں نمبر (۱۹۱۲ء کے) ۲ر فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم ویری بی ڈی آنریری سکرٹری سی ایل ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں +

# پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں۔ ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۲۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ۸ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپکٹس اُردو و انگریزی مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے۔ کلارک ایم۔ اے۔ نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

# سی۔ بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح۔ خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۸ر اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۱۲ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار رہتا ہے۔ قیمت رکشا للعہ سے للعہ کرونول للعہ +

مزید دریافت کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

پادری جے۔ ڈی۔ بیرو صاحب پبلشر ایڈیٹر و منیجر نورافشان کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام دائمی ہر در چھپا +